حضور ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ رزق وہ ہے
جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے (مسند احمد)

احکام حلال و حرام

تالیف

حافظ عبد المجید سعیدی ریحان

فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان
حال مقیم: حسین آباد ضلع لودھراں

ناشر

مکتبہ مہریہ کاظمیہ

نزد جامعہ انوار العلوم نیو ملتان 061-6560699

نام کتاب-------- احکام حلال وحرام
مؤلف -------- مولانا حافظ عبدالمجید سعیدی ریحان
کمپوزنگ--------- حافظ محمد اعجاز سعید، سید محمد نعمان بخاری حافظ اللہ دتہ، محمد عظیم احمد
صفحات --------140
تعداد -------- 1100
قیمت --------55
ناشر------مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان

ملنے کے پتے

مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان، فون نمبر 061/6560699
مکتبہ مہریہ دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان، فون نمبر 0300/6344297
مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور، فون نمبر 042/7634478
مکتبہ حسنیہ بیرون ملتانی گیٹ نزد سبزی منڈی بہاولپور، فون نمبر 0621/880935
مکتبہ ضیاء السنۃ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ ملتان، فون نمبر 061/544368
مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ ستا ہوٹل دکان نمبر ۲ لاہور فون نمبر 042/7247301
برکاتی پبلیکیشنز آر-بی 10/23 عقب اردو سینٹر، اردو بازار کراچی 021/2210240
مکتبہ زاویہ 10 مرکز الاولیس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور فون نمبر 042/7113553.7117152
کاظمی کتب خانہ داتا گنج بخش روڈ رحیم یار خان، فون نمبر 0731/71361
مکتبہ رضویہ، مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور فون نمبر 042/7226193
مکتبہ ضیائیہ D-325 بوہڑ بازار راولپنڈی، فون نمبر 051/5552781,5550649

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات

81275

فہرست عنوانات

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ضیغم اسلام

غزالی زماں، رازی دوراں امام اہلسنت سیدی و مرشدی

حضرت علامہ **سید احمد سعید کاظمی** رحمۃ اللہ علیہ

بانی و شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان

سے منسوب کرتا ہوں

جن کے فیضانِ نظر سے ہزاروں ذرّے رشک آفتاب بنے بلاشبہ ان کے پیار و محبت کی عطر بیز مہک رہتی دنیا تک محسوس کی جائے گی، ان کی شفقت و مہربانی نے مجھ ناتواں کو دین کا ادنیٰ خادم بننے کا حوصلہ بخشا۔

ناچیز

حافظ عبدالمجید السعیدی ریحان

حسین آباد حویلی نصیر خاں روڈ لودھراں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلال کھانے کا بیان

موضوع کے اثبات کیلئے سب سے پہلے قرآنی آیات ترجمہ البیان از غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملاحظہ کیلئے پیش کی جارہی ہیں۔

پہلی آیت...... یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ○ ''اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرتے رہو بیشک میں تمہارے سب کاموں کو خوب جانتا ہوں''

(المؤمنون آیت ۵۱)

دوسری آیت...... یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ ''اے لوگو! زمین کی ان چیزوں میں سے کھاؤ جو حلال طیب ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''

(البقرۃ آیت ۱۶۸)

تیسری آیت...... یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ ''اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دیں اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو''

(البقرۃ آیت ۱۷۲)

چوتھی آیت...... وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ ''اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو''

(المائدۃ آیت ۸۸)

پانچویں آیت...... فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ''تو (اے مسلمانو!) اللہ کے دیئے ہوئے حلال طیب رزق سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو'' (النحل آیت ۱۱۴)

چھٹی آیت...... هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ ''وہی ہے جس نے زمین تمہارے تابع کر دی تو اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے'' (الملک آیت ۱۵)

ساتویں آیت...... كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ''کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے ہوئے'' (البقرۃ آیت ۶۰)

آٹھویں آیت...... كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ''کھاؤ! ان پاک

چیزوں کو جو ہم نے تمہیں دیں اور انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے'' (الاعراف آیت ۱۶۰)

نویں آیت...... لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ؁ ''بیشک (شہر) سبا والوں کے لئے اُن کے وطن ہی میں نشانی موجود تھی دو باغ دائیں اور بائیں سے۔ اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ پاکیزہ شہر ہے اور رب ہے بہت بخشنے والا''

(سبا آیت ۱۵)

دسویں آیت...... كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ؁ ''کھاؤ! ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا فرمائیں اور اس میں حد سے نہ بڑھو ورنہ میرا غضب تم پر نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو بے شک وہ (ہلاکت کے گڑھے میں) گرا۔''

(طٰہٰ آیت ۸۱)

گیارہویں آیت...... فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ؁ ''تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔''

(الحج آیت ۲۸)

احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ کا ایک قابل قدر ذخیرہ ایسا موجود ہے جو ہمارے موضوع کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی احادیث پر مشتمل ہے اُس میں سے چند احادیث آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی حدیث...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرْنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّةٍ حَدَّثَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کمائے ہوئے میں سے کھاتے تھے'' (الصحيح للبخاری کتاب البيوع)

دوسری حدیث...... حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا بُحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَكَلَ مِنْكُمْ طَعَامًا اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ ''حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کھانا وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے۔''

(مسند احمد، مسند الشاميين)

تیسری حدیث...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ اَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاسِطاً يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَا اَكَلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ طَعَاماً فِي الدُّنْيَا خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ ''حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ پھیلا کر فرما رہے تھے کہ اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا کھانا دنیا میں سب سے پسندیدہ ہے۔ (مسند احمد، مسند الشامیین)

چوتھی حدیث...... اَخْبَرَنَا قَبِيْصَةُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا عِلْمَ لِىْ بِهٖ اَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَقَالَ اَبُوْحَمْزَةَ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ ''حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سچا، امانتدار، تاجر قیامت کے دن انبیاءِ کرام علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھے گا۔'' (سنن الدارمی کتاب البیوع)

پانچویں حدیث...... حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَيَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَارَةَ مِنْ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ

(مسند احمد باقی مسند الانصار)

''حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کا کمایا ہوا سب سے پاکیزہ ہے اور بیشک اسکی اولاد بھی اس کی کمائی سے ہے۔''

چھٹی حدیث...... حَدَّثَنَا اَبُوْمَعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَابْنِ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنُّعْمَانُ ابْنُ نَوْفَلٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَصَلَّيْتُ الْمَكْتُوْبَاتِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ أَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ

(مسند احمد باقی مسند المكثرين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعمان بن نوفل بارگاہ رسالت میں آ کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! اگر میں صرف حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانوں اور فرض نمازیں ادا کروں تو کیا جنت مل جائیگی؟ فرمایا ہاں۔

ساتویں حدیث...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاكَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا اَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَمَاأَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَادِمِهٖ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(سنن ابن ماجه كتاب التجارات)

حضرت مقدام بن معدی کرب زبیدی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی کمائی میں سب سے پاکیزہ اُسکے ہاتھ کی کمائی ہے اور اس میں سے جو کچھ وہ اپنے آپ پر، اپنے اہل وعیال پر، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرے وہ سب صدقہ ہے۔

☆☆☆☆☆

حرام سے بچنے کا بیان

ذیل میں قرآنی آیات غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن ''البیان'' کے ساتھ درج کی جارہی ہیں جو انشاء اللہ العزیز عنوان کی توضیح وتشریح کا باعث بنیں گی۔

پہلی آیت...... يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (المآئدۃ آیت ۸۷)

اے ایمان والو! تم حرام نہ ٹھہراؤ وہ پسندیدہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

دوسری آیت...... قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ (یونس آیت ۵۹)

فرمائیے ذرا بتاؤ تو سہی اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا تو کچھ تم نے اس سے حرام کرلیا اور کچھ حلال فرمائیے کیا تمہیں اللہ نے (اس کی) اجازت دی یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔

تیسری آیت...... وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ (البقرۃ آیت ۱۸۸)

اور ناحق ایک دوسرے کے مال آپس میں نہ کھاؤ اور نہ (بطور رشوت) وہ مال حاکموں تک پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ (ناجائز طور پر) جان بوجھ کر تم کھالو۔

چوتھی آیت...... یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ٥

(النسآء آیت ۲۹)

اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناحق لیکن یہ تجارت ہو تمہاری آپس کی رضامندی سے اور نا ہلاک کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تم پر بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

پانچویں آیت...... یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

(آل عمران آیت ۱۳۰)

اے ایمان والو دگنے پر دگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

چھٹی آیت...... یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (المآئدۃ آیت ۹۰)

اے ایمان والو! اس کے سوا کچھ نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر (سب) ناپاک ہیں شیطانی کاموں سے (ہیں) تو تم ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

احادیث نبویہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام)

پہلی حدیث...... اَخْبَرَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَآ اَیُّهَاالنَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَایَقْبَلُ اِلَّاالطَّیِّبَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَالْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ قَالَ یَآاَیُّهَاالرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ٥ وَقَالَ یَآاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْامِنَ الطَّیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ، قَالَ ثُمَّ ذَکَرَالرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ۔ (سنن داری کتاب الرقاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اسی کا حکم دیا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اس نے رسولوں سے فرمایا: اے رسولو! میری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرتے رہو بیشک میں تمہارے سب کا

موں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دیں، پھر ایک شخص کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرتا ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور بدن گرد آلود ہے وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اور غذا حرام ہے پھر اسکی دعا کیسے قبول ہو؟

دوسری حدیث...... حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ن الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِیُ الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (بخاری کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہیں کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے حلال سے یا حرام سے۔

تیسری حدیث...... حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی السُّدِّیُ حَدَّثَنَا سَیْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور بالدار

کھال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے سکوت اختیار کیا تو وہ اُس (معاف کیے ہوئے) میں سے ہے جو اس نے معاف فرما دیا۔

چوتھی حدیث...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَاجَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عِبَادِيْ حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ فَاَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاَضَلَّتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا۔ (مسند احمد مسند الشاميين)

حضرت عیاض بن حمار کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں میں وہ سکھا دوں جس کو تم نہیں جانتے اُس میں سے جو اُس نے مجھے آج سکھایا ہے۔ وہ فرماتا ہے تمام مال جو میں نے اپنے بندوں کو عطا کیا وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو مسلمان (موحد) پیدا کیا۔ پھر ان کے پاس شیاطین آئے تو ان کو ان کے دین سے گمراہ کر دیا اور جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں انہوں نے ان پر حرام کر دیں اور شیاطین نے انکو حکم دیا کہ وہ انہیں میرا شریک ٹھہرائیں جن کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ پر مختصر کلام

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو مخاطب کر کے پاکیزہ چیزیں کھانے اور نیک عمل کرنے کا حکم دیا، اس سے اندازہ کریں کہ حلال کھانا کتنا لازمی ہے اور اس سے انبیاءِ کرام کی مقدس جماعت سمیت کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔

دوسری آیت مبارکہ میں اللہ کریم نے پوری انسانیت کو خطاب کر کے حکم فرمایا کہ حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے خطاب کر کے حکم دیا کہ حلال کھاؤ اور میرا شکر ادا کرو۔ معلوم ہوا بڑے سے لیکر چھوٹے تک ہر ایک پر حلال اور پاکیزہ کھانا لازمی اور ضروری ہے۔

احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بھی اسی کی تاکید کی گئی ہے۔ اسلام میں ہر مفید اور غیر مضر چیز حلال ہے اور غیر مفید اور مضر چیز حرام ہے۔ یہ واحد دین ہے جو پوری انسانیت کے لئے طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا ہے جیسا کہ سورۂ اعراف میں ہے "وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ" (اور وہ شان والے نبی ان کے لئے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں)۔

اسی طرح سورۂ مائدہ میں ہے "يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ" (آپ سے پوچھتے ہیں وہ کون سی چیزیں ہیں جو ان کیلئے حلال کی گئی ہیں؟ فرمادیجئے حلال کی گئی ہیں تمہارے لئے پاک چیزیں)۔

سورۂ مائدہ میں مزید ارشاد فرمایا ''اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ '' (آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئیں) سورۂ یونس میں فرمایا گیا''وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ'' (اور پاکیزہ چیزوں سے ہم نے ان کورزق دیا) جبکہ سورۂ بقرہ میں ایمان والوں مخاطب کرکے فرمایا''اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَاکَسَبْتُمْ ''(کہ اپنی کمائی ہوئی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ کرو اورسورۂ مائدہ میں طیب وخبیث اورحلال وحرام میں واضح فرق کی طرف اشارہ کرکے خبیث کی کثرت سے اثر نہ لینے کی تعلیم دی ہے فرمایا''قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ''(فرما دیجئے! نہیں برابر ہوسکتا ناپاک اور پاک (اے مخاطب) اگرچہ تجھے تعجب میں ڈال دے خبیث کی کثرت)

حلال اورطیب کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ حلال یہ لفظ حل سے بنا ہے جسکا معنٰی ہے کھولنا۔ شریعت میں حلال وہ ہے جسکی ممانعت نہ ہو یعنی مباح اس کامقابل حرام ہے۔ اورلفظ طیب کے معنٰی ہیں عمدگی اور پاکیزگی۔ مدینہ منورہ کو اس لئے طیبہ کہتے ہیں کہ وہ مقدس جگہ بھی کفر کی گندگیوں، وبائی امراض، جسمانی بلاؤں روحانی آلائشوں سے پاک ہے اور دجال کے داخلہ سے محفوظ۔ طیب کامقابل خبیث ہے۔

ظاہری احکام کے مطابق حلال اورطیب میں چندطرح سے فرق ہے۔

(۱) حلال وہ جوحرام نہ ہو، طیب وہ جو بدمزا یا گھنونی نہ ہو۔ اپنا تھوک، رینٹ حلال ہے مگر طیب نہیں ہے۔ (۲) حلال وہ جوحرام نہ ہواورطیب وہ جوحرام ذریعہ سے

حاصل نہ ہوا ہو۔ سور اور کتا حرام ہے۔ غیر کی بکری، چوری کا مال، رشوت وسود کا پیسہ خبیث ہے طیب نہیں۔ (۳) حلال وہ جو حرام نہ ہو طیب وہ جو تندرستی کو مضر نہ ہو۔ حاذق طبیب کے حکم سے جیسے کہ بیمار کو حرام چیز حلال ہو جاتی ہے ایسے ہی حلال چیز منع۔ (۴) حلال وہ جو یقیناً حرام نہ ہو، طیب وہ جسمیں حرمت کا شبہ بھی نہ ہو، شبہ کی چیزیں حلال ہیں طیب نہیں۔ (۵) حلال وہ جسے شرع پسند کرے طیب وہ جسے طبیعت پسند کرے۔ (۶) حلال وہ جس کی ممانعت نہ ہو۔ طیب وہ جس کا قیامت میں حساب نہ ہو۔ (۷) ظاہری صفائی طیب ہے اور حقیقی پاکیزگی حلال۔ چیز وہ کھانی چاہئے جو بذات خود بھی حرام نہ ہو جیسے حرام جانور، مردار، شراب وغیرہ اور نہ ایسے طریقے سے حاصل کی گئی ہو جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے چوری، جوا، رشوت، سود وغیرہ۔

نماز روزے کی طرح کھانا بھی فرض ہے بلکہ اہم فرض ہے کہ اس سے بقائے جان ہے اور جان سے سارے اعمال ہوتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بارے تفصیل کچھ یوں ہے۔ جان بچانے کیلئے کھانا پینا فرض ہے جس پر بہت ثواب بھی ہے۔ اس قدر کھانا کہ جس سے عبادات آسانی سے ادا ہو سکیں واجب ہے۔ روزانہ دو وقت کا کھانا کھانا سنت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوپہر سے پہلے اور بعد کھانا کھایا ہے۔ مہمان کی خاطر یا عبادت پر قدرت کی نیت سے کھانا اور روزہ، نفل اور تعلیم دین کیلئے مقوی غذائیں کھانا مستحب ہے۔ پیٹ کی طلب سے زیادہ کھانا اور محض لذت کیلئے کھانوں میں زیادتی کرنا مکروہ ہے۔ نقصان دِہ غذاؤں کا استعمال گناہ ہے۔ جب کھانا فرض ہوا تو کمانا بھی فرض ہوا۔ اس لئے

حلال روزی کے حصول کیلئے جائز پیشے اختیار کرنا عبادت ہے۔ اکلِ حلال کسب پر موقوف ہے اور کسب میں چند فائدے ہیں۔

(ا) کسب سنت انبیاء ہے انبیاءِ کرام علیہم السلام نے اکل حلال کیلئے مختلف پیشے اختیار کر کے محنت اور کسب کو عزت بخشی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے اوّلاً کپڑا بننے کا کام کیا اور بعد میں کھیتی باڑی میں مشغول ہوئے۔ آپ ہر قسم کے بیج جنت سے لائے تھے اور اُن کی کاشت فرماتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ذریعہ معاش لکڑی کا کام تھا (کشتی نوح بہت مشہور ہے) حضرت ادریس علیہ السلام درزی گری فرماتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام تجارت کیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھیڑ بکریاں چراتے رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام جانور پالتے اور ان کے دودھ سے معاش حاصل کرتے تھے۔ ساتھ ساتھ جانوروں کے بالوں اور اُن کی اُون کا کاروبار بھی کرتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے بڑے بادشاہ ہو کر بھی درختوں کے پتوں سے پنکھے اور ٹوکریاں بنا کر فروخت کرتے تھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے بکریاں بھی چرائیں اور سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال کی تجارت بھی فرمائی۔ غرضیکہ حلال کمانا سنتِ انبیاء ہے۔ اس کو عار جاننا نادانی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی حلال کما کر کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ تینوں خلفائے راشدین تجارت کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلال کمانے کیلئے اذخر گھاس بیچی اور مزدوری بھی کی جبکہ فتح خیبر کے بعد آپ کھیتی باڑی بھی کرتے رہے اور حضرت حاطب بن

بلتعہ رضی اللہ عنہ نانبائی کا کام کرتے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چٹائیاں بن کر بیچتے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ لوہار پیشہ تھے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ جبکہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کے ساتھ ساتھ دودھ کا کاروبار بھی کرتے تھے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ تیل، اچار اور چٹنی کا کاروبار کرتے تھے ایک مرتبہ ایک انصاری نے حسب ضرورت حضور ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے پوچھا تیرے گھر میں کچھ ہے؟ عرض کیا ایک کمبل ہے جسکو آدھا بچھاتا ہوں اور آدھا اوڑھتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتا ہوں فرمایا وہ دونوں لے آؤ۔ وہ لے آئے تو حضور ﷺ نے مجمع سے فرمایا اسے کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی میں اسے ایک درم میں لیتا ہوں۔ مگر آپ نے ایک درہم میں نہ دیا اور دو تین بار فرمایا درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دوسرے شخص نے عرض کیا میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ حضور ﷺ نے وہ دونوں (کمبل اور پیالہ) اُنکو عطا فرمادیئے اور اس انصاری دو درہم دیکر ارشاد فرمایا ایک درم کا غلہ خرید کر گھر میں ڈالو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ جب وہ لے آیا تو اس کلہاڑی میں اپنے دست مبارک سے آپ نے خود دستہ ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور ۱۵ روز تک میرے پاس نہ آنا۔ وہ ۱۵ دن کے بعد جب آئے تو عرض کیا کھا پی کر ۱۰ درہم بچے ہیں۔ میں نے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ کا غلہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ محنت تمہارے لئے مانگنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے ان کے

استادمحترم حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ دوپٹے بیچتے تھے۔ حضرت غوث الثقلین الشیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تاجر پیشہ تھے۔ حضرت حسن بصری جو ہرات کے تاجر تھے۔ (۲) کمائی سے مال بڑھتا ہے اور مال سے صدقہ، خیرات، حج، زکوٰۃ، مسجدوں کی تعمیر اور دیگر نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جاسکتا ہے۔ (۳) کسب کھیل کود اور صدہا جرائم سے روک دیتا ہے۔ چوری، ڈکیتی، جوا، سود، کبوتر بازی، شکرے بازی، بٹیر بازی، پتنگ بازی، مرغ بازی۔ غرضیکہ ساری بازیاں اور ہلاکت کے سارے اسباب محنت اور کام نہ کرنے کا نتیجہ ہیں۔ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ آپ کو ذلیل پیشہ ور مسلمان ہی ملیں گے مثلاً میراثی مسلمان، رنڈیاں اکثر مسلمان، زنانے (ہیجڑے) مسلمان، جواری، شرابی، اکثر مسلمان، افسوس جو دین بدمعاشیوں کو دنیا سے مٹانے آیا اُس دین کے ماننے والے آج بدمعاشیوں میں اوّل نمبر ہیں۔ (۴) کسب سے انسان میں محنت کی عادت پڑتی ہے اور دل سے غرور نکل جاتا ہے۔ (۵) کسب، غربت وفقر سے امن کا باعث ہے اور غریبی کبھی دین و دنیا برباد کر دیتی ہے۔ (۶) جو کوئی شخص کمائی کیلئے نکلتا ہے تو اعمال لکھنے والے فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تیری اس حرکت میں برکت دے اور تیری کمائی کو جنت کا ذخیرہ بنائے۔ اس دعا پر زمین وآسمان کے تمام فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (۷) حدیث شریف کے مطابق اہل وعیال کیلئے کمانا جہاد ہے۔ (۸) کمانے والے کے دل کو اللہ تعالیٰ اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔ (۹) حدیث شریف کے مطابق جو حلال کمانے کیلئے ذلیل جگہ پر کھڑا ہو گا اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور حرام سے

پلنے والا جسم جہنم میں جائے گا اور دنیا میں اس کی کوئی دعا بھی قبول نہیں ہو گی۔

بیت المقدس میں ایک فرشتہ ہر شب آواز دیتا ہے کہ جو کوئی حرام کھاتا ہے نہ اس کا فرض قبول ہے اور نہ سنت۔ جب کوئی شخص دس درہم میں کپڑا خریدے جن میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اسکے بدن پر رہتا ہے اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جس کا گوشت حرام خوراک سے بنا وہ جہنم کی آگ کے ہی لائق ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کم تولنے کی مجرم تھی جبکہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اغلام بازی اور حرام کاری کی مرتکب تھی مگر جناب والا! دودھ میں سے بالائی نکال لینا، ولایتی گھی کو دیسی بنا کر بیچ دینا وغیرہ وغیرہ تو شاید ان لوگوں کے باپ دادا کو بھی نہ آتا تھا، لہٰذا مسلمانو! ہوش میں آؤ اور حلال کھاؤ۔

(۱۰) حلال کی کمائی کبھی ضائع نہیں ہوتی تجربہ ہے کہ اللہ اس شخص کے مال کی حفاظت فرماتا ہے جو رزق حلال کیلئے صدق دل سے تگ و دو کرتا ہے۔

ناچیز راقم الحروف مؤلف کتاب ''احکام حلال وحرام'' حافظ عبدالمجید سعیدی ریحان حسین آباد (ضلع لودھراں) کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ حلال مال کی اللہ تعالیٰ خود حفاظت فرماتا ہے۔ پہلے کتابی معلومات تھیں اب اس سچائی کا مشاہدہ ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے، جگ بیتی سے بڑھ کر بات آپ بیتی تک پہنچ گئی ہے۔

چنانچہ یہ ناچیز اپنے تین بالکل سچے تین واقعات عرض کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مؤلف کتاب احکام حلال وحرام کے تین سچے واقعات

(۱) ۱۹۹۰ کی بات ہے راقم سہراب گوٹھ کراچی سے بذریعہ بس صادق آباد آرہا تھا حیدرآباد کے قریب ''ہالہ'' کے مقام پر ہماری بس اور اس سے آگے والی بس پر ڈاکوؤں کے ایک مضبوط گروہ نے دھاوا بول دیا اور دونوں بسوں کو خوب لوٹا مگر اللہ تعالیٰ نے ناچیز کے مال کی اپنے خاص کرم سے حفاظت فرمائی۔

(۲) ۱۳،۱۴ جنوری ۲۰۰۳ کو ناچیز کے بیٹے ملک محمد اجمل ریحان کا نکاح ناچیز کی بھانجی سے اور بیٹی حافظہ سعیدہ کا نکاح ناچیز کے بھتیجے محمد شاہد کے ساتھ ہونا طے تھا۔ (یہ ناچیز ۱۹۹۱ء سے ننکانہ صاحب میں خطابت وامامت اور ٹیچنگ کے فرائض انجام دے رہا تھا اور الحمدللہ ۲۰۰۴ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ننکانہ صاحب میں ہی دین کی خدمت کا موقع میسر رہا) ۱۲ جنوری ۲۰۰۳ کو احقر اچھے خاصے سامان کے ساتھ بذریعہ ریل گاڑی ننکانہ صاحب سے روانہ ہوا اور کمالیہ اتر گیا۔ سخت سردی کا موسم تھا اور دھند کی وجہ سے پریشانی بڑھ گئی تھی۔ چاند گاڑی کے ذریعے اسٹیشن سے لاری اڈہ جا رہا تھا، خود اگلی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا کہ راستہ میں سامان کا سب سے قیمتی تھیلا جو پچھلی سائیڈ میں پڑا تھا نا معلوم کب اور کہاں گر گیا۔ لاری اڈہ پر پہنچ کر جب سامان اُتارنے لگے تو مذکورہ تھیلا موجود نہ پاکر ناچیز حالت، غیر ہوگئی بس اللہ جانتا ہے یا اسکے اس حقیر بندے کو پتا ہے کہ

اچانک اسپر کیا آفت ٹوٹ پڑی تھی رات کے بارہ بج چکے تھے۔ موسم نہایت سرد، وہاں کوئی جانکار نہیں، کسی کا تعاون حاصل کرنے کیلئے بقیہ سامان کہاں رکھتا جبکہ اہم سامان (جس میں نقدی اور جہیز کا سب سے اہم حصہ شامل تھا) کی گمشدگی ناچیز کیلئے بہت پریشان کن تھی، اگلی صبح نکاح کی تقریب تھی جس میں اس سامان اور ناچیز کا پہنچنا انتہائی لازمی تھا، کی گم شدگی۔ الغرض ایسی کربناک کیفیت سے پہلی بار دوچار ہوا تھا۔ اسی اثنا میں تین موٹر سائیکلوں پر سوار چار پولیس والے ہوٹل آئے انکو صورتِ حال بتائی، انہوں نے بقیہ سامان ہوٹل والے کے سپرد کرایا۔ چاند گاڑی والے کو پابند کر کے اس کے ذریعے لاری اڈہ سے اسٹیشن تک کے تمام راستے کو دیکھا گیا اور راستے میں ملنے والے ہر فرد، ہر دوکان دار سے پوچھا گیا۔ ہمارے رکشے والے نے اسٹیشن کی طرف جانے والے ایک رکشے والے سے جب سامان کے بارے میں پوچھا تو اس کے ساتھ پچھلی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے شخص نے جو ہمارے رکشے والے کا واقف تھا بول اٹھا جو سامان منٹھار بس سے گرا ہے؟ ''ڈوبتے کو تنکے سہارا'' کے مصداق ہم چونکہ اس موہوم امید کو بھی زندہ رکھنا چاہتے تھے اس خیال سے شاید یہ ہمارا ہی سامان ہو تو ہم نے کہا ''ہاں بتا وہ سامان کہاں ہے''؟ ہمارے بے تابانہ تقاضے پر اُس نے ایک ایسے آدمی کا نام بتایا جو ہمارے رکشے والے کا واقف تھا اور کہا کہ وہ سامان اسکے گھر میں ہے۔ یہ حسن اتفاق کہ رکشے والے کو اسکے گھر کا بھا پتا تھا۔ قدرت نے اس طرح کڑیوں سے کڑیوں ملا دیں اور ہم سامان والے کے گھر پہنچ گئے۔ بیل بجائی تو ایک متشرع

81275

نوجوان گھر سے نکلا۔ ہمارے پوچھنے پر اس نے ہم سے سامان کی نشانیاں پوچھیں جو ہم نے بتادیں۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ سامان کا مالک مل گیا ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ الحمدللہ ہمارا سید گھرانے سے تعلق ہے، میرے والد محترم اب بھی مصلے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور سامان آنے کے وقت سے دعا کر رہے ہیں کہ یااللہ یہ جہیز کا سامان ہے۔ یا مولیٰ! پتہ نہیں ان لوگوں کے کیسے حالات ہیں اور شادی کب ہے، میرے مولیٰ اس سامان کا اصل مالک ملادے۔ پھر اس نے بتایا کہ اڈے والی روڈ پر ہمارا پی سی او ہے، جب میں دوکان سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ سامان کا توڑا پڑا ہوا ہے۔ اٹھا کر دوکان میں لایا اور اس خیال سے کھولا کہ شاید کوئی دہشت گردی نہ ہو۔ ہم نے سنگاردانی کا تالا توڑا، دیکھا تو اس میں رقم تھی۔ اسکو چوبارہ پر رکھا اور میں ملازم کو دوکان پر بٹھا کر گھر آ گیا۔ والد صاحب کو صورت حال بتائی وہ اسوقت سے اب بھی دعا میں مشغول ہیں۔

پھر کہا چلیئے دوکان پر ہم سب بمعہ پولیس مین دوکان پر آئے۔ وہاں عجیب سماں پیدا ہو گیا کوئی کہتا مولانا صاحب کی کمائی حلال کی ہے اس لئے سامان مل گیا۔ کوئی کہتا مولانا صاحب نے کوئی وظیفہ کیا ہوگا۔ کسی کی رائے یہ تھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کے خدمت گاروں کے مال کی خود حفاظت فرماتا ہے۔ اُنہوں نے چائے پلائی اور ناچیز کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ رات گئے اتنی شدید سردی میں پولیس نے اتنی محنت کے باوجود کوئی تقاضا نہ کیا بلکہ دعا کیلیئے کہا حالانکہ موٹر سائیکلوں کا کافی سارا پٹرول بھی خرچ ہوا تھا۔

رکشے والے بھائی کو صرف تیس روپے اپنی خوشی سے دیئے۔ پولیس والوں نے خود بس پر بٹھایا اور اپنی نگرانی میں سامان چھت پر رکھوا کر روانہ کیا اور بار بار یہی کہا کہ ہمارے لئے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے۔ جب بھی وہ واقعہ یاد آتا ہے تو سب کیلئے خصوصاً پولیس والوں کیلئے دل سے بہت دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہوا کہ ایک نہایت صالح، عبادت گزار سید، آلِ رسول کی دعائیں میسر آئیں، رکشے والے سے پولیس والوں تک سب ہمدرد بن گئے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہوا اور اس میں رزق حلال کی برکت بھی شامل تھی۔

(۳) تیسرا واقعہ ابھی کچھ عرصہ قبل پیش آیا۔ ۳۱ جنوری ۲۰۰۴ بروز ہفتہ یہ ناچیز شیر ربانی تعمیر وطن انگلش ماڈل ہائی سکول جاتے ہوئے (رہائش قریب ہونے کی وجہ سے) اپنا سائیکل ہمراہ لے گیا۔ کام کر کے سکول کے فٹ پاتھ پر کھڑا کر دیا۔ ایک چالیس پر چھٹی ہوئی گھر آ گیا بعد نماز عصر اہلیہ نے پوچھا آپکا سائیکل کہاں ہے؟ تب یاد آیا کہ وہ تو سکول کے فٹ پاتھ پر کھڑا کیا تھا اور بھول گیا ہوں۔ جا کر دیکھا تو کرمِ خداوندی کہ سائیکل موجود تھا حالانکہ اس سے صرف ایک ہفتہ قبل ہماری مسجد عمر کے مؤذن صاحب کا سائیکل جو مسجد میں موجود تھا اور اسے تالا بھی لگا ہوا تھا۔ دورانِ جماعت کوئی وہاں سے چرا کے لئے گیا تھا اور آج تک اس کا پتا نہیں چلا۔

☆☆☆☆☆

رزق حلال کے لئے مفید پیشے

رزق حلال کے بے انتہا دینی اور دنیاوی فائدے ہیں۔ حلال کمانے والے کی جیب کٹے گی نہ مال لٹے گا، حلال کمانے والے کو گھر پر باڈی گارڈ رکھنے اور رقم بنک میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چوری کا ڈر اور نہ ہی بیماری اور مقدمہ میں ضائع ہونے کا اندیشہ۔ زندگی بسر کرنے کیلئے کام کئے بغیر چارہ نہیں۔ کام بھی وہ کرنا ضروری ہے جو حلال اور جائز ہو۔ پھر جائز کاموں میں بھی درجے ہیں۔ جن پیشوں میں دین یا دنیا کی بقا ہے وہ دوسروں سے افضل ہیں۔ سب سے افضل پیشہ جہاد، پھر تجارت، پھر کھیتی باڑی، پھر صنعت وحرفت ہے۔ صنعت میں افضل دینی کتابوں کی تصنیف ہے کہ اس سے قرآن وحدیث اور سارے دینی علوم کی بقا ہے۔ پھر آٹے کی پسائی اور چاول کی صفائی ہے کہ اس سے نفس انسانی کی بقا ہے، اس کے بعد روئی دھنائی، سوت کتائی اور کپڑا بننا ہے کہ اس سے ستر پوشی ہے۔ پھر درزی گری (یعنی سلائی) کا پیشہ ہے کہ اس کا بھی یہی فائدہ ہے۔ اس کے بعد روشنی کا سامان بنانا کہ دنیا کو اسکی بھی ضرورت ہے۔ پھر معماری، اینٹ بنانا اور چونے کی تیاری ہے کہ اس سے شہر کی آبادی ہے۔ لڑکوں کیلئے کچھ پیشے اور بھی ہیں۔ سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، کاروں، ٹرکوں، بسوں وغیرہ

کی مرمت کرنا بجلی کی فٹنگ کرنا۔ بڑھئی کا کام کرنا، لوہار، معمار اور سنار کا کام کرنا، ٹائپ کرنا، کتابت کرنا، پریس چلانا، کپڑوں کی رنگائی، چھپائی، دھلائی، کرنا اور سلائی کرنا، نقاشی، کا چوبی، حلوہ سازی، عطر سازی، معلّمی بھی اچھا پیشہ ہے، ماہی گیری، جانور پالنا اور بکریاں چرانا بھی اچھے پیشے ہیں۔ ڈاکٹری، انجینئرنگ بھی اچھے پیشے ہیں، مظلوم کی امداد کے لئے وکالت وسیاست کا پیشہ بھی صحیح ہے۔

لڑکیوں اور عورتوں کے کچھ آسان پیشے یہ ہیں۔ سوئٹر بننا، اونی اور سوتی موزے بنانا، چکن کاڑھنا، ٹوپیاں اور کپڑے سی کر بیچنا، رسی بٹنا، چارپائی بننا، کتابوں کی جلد بنانا، اچار، چٹنی اور مربے بنا کر بیچنا، بان بٹنا، صفیں تیار کرنا، ٹوکرے، ٹوکریاں بنانا، پارچہ جات بنانا، پراندے بنانا، ازار بند بنانا، رضائیوں کی سلائی کرنا، جوتوں پر تلا لگانا، اوورلاک اور فلیٹ کا کام کرنا، قالین بننا، علاوہ ازیں دیہات کی غریب خواتین چھاج، چھابیاں اور چنگیریں وغیرہ بنا کر بیچ سکتی ہیں۔ خواتین گھر میں بیٹھ کر چوڑیاں بیچنے اور دیگر جائز طریقوں سے گھر بیٹھی حلال روزی کما سکتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

کام چوری کی عادت

آج کل ہمارے معاشرے میں محنت کا رجحان دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔حلال کمانے کو دل نہیں کرتا،بس آسان کام یہی سمجھا جاتا ہے کہ بھیک مانگ لو،بعض لوگوں کے گھر میں کوئی لولا،لنگڑا،نابینا پیدا ہوتا ہے تو اس لئے خوش ہو جاتے ہیں کہ اب ہم سب آرام سے بیٹھ کر اس کی جمع کی ہوئی بھیک پر گزارہ کریں گے۔بعض تو بھیک مانگنے کیلئے بناوٹی اندھے،لولے،لنگڑے اور نابینا بن جاتے ہیں اور اس کام میں عورتوں یا مردوں کی کوئی تخصیص نہیں اس گھناؤنے کاروبار میں سب شریک ہیں۔اب ہم دیکھتے ہیں ہمارا دین اسلام اس بارے میں ہمیں کیا کہتا ہے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کے علاوہ کسی کو مانگنا جائز نہیں ہے نمبر ایک وہ جو کسی مقروض کا ضامن بن گیا اور اسے قرض دینا پڑ گیا۔نمبر دو وہ جس کا مال آفتِ ناگہانی سے برباد ہو گیا ہو۔نمبر تین وہ جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا۔ان تین اشخاص کے علاوہ کسی اور کو سوال کرنا جائز نہیں ہے۔(مسلم،مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا فاقہ مخلوق پر پیش کرے اللہ تعالیٰ اسکی محتاجی میں اضافہ کردیگا ...... (۳) حضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگوں سے کچھ نہ مانگو عرض کیا بہت اچھا فرمایا

اگر تمہارے گھوڑے پر سے کوڑا اگر جائے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگو بلکہ اتر کر خود اٹھالو۔ (مسند احمد، مشکوٰۃ شریف)

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھے بھیک نہ مانگنے کی ضمانت دے میں اسکے لئے جنت کا ضامن بن جاؤں گا۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

اندازہ کیجئے اس قبیح پیشہ سے احادیث میں کتنی ممانعت ہے، اس سے قبل لکھے گئے جائز پیشوں میں سے کوئی پیشہ اختیار کریں اور ناجائز و حرام پیشوں سے اجتناب کریں۔ اب کچھ ناجائز پیشوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا کہ ہم ان سے بچیں۔

☆☆☆☆☆

کمائی کے لئے ناجائز پیشے

کمائی کیلیے ناجائز پیشے بہت ہیں مثلاً ناچنے، گانے کا پیشہ، جھوٹی گواہی کا پیشہ، چوری، ڈکیتی بدمعاشی، جعل سازی کا پیشہ۔ شراب کی تجارت، شراب کشید کرنا کشید کروانا، بیچنا، بکوانا، خریدنا، خریدوانا اور مزدوری پر خریدار کے گھر پہنچانا۔ یہ سب حرام ہیں۔ ایسے ہی جاندار کے فوٹو کی تجارت ناجائز ہے۔ فوٹو کھینچنا، کھینچوانا سب ناجائز ہیں۔ جوئے کے کاروبار، جوا کھیلنا، کھلانا، جوئے کا مال لینا سب حرام ہیں۔ ایسے ہی مسلمانوں سے سودی کاروبار کرنا، سود لینا، دینا، دلوانا، کھانا اور اسکا گواہ بننا، اور اسمیں وکالت کرنا حرام ہے۔

ضرورت کے وقت غلہ روکنے والا لعنتی ہے۔ رشوت، جھوٹ، فریب، دھوکا بازی، کم ناپ تول، بغیر کام کیے مزدوری اور تنخواہ لینا یہ سب حرام و ناجائز کمائیاں ہیں۔ علاوہ ازیں جادوگری اور جانوروں کو آپس میں لڑانے کا پیشہ ہے۔ دودھ میں سے ملائی، مکھن نکال کر اُس کو خالص کہہ کر بیچنا۔ ڈالڈا گھی دیسی بنا کر بیچنا، دیگر جن جن چیزوں میں ملاوٹ ہو سکتی ہو ان میں ملاوٹ کر کے دو نمبر چیز کو ایک نمبر بنا کر دھوکا دیکر بیچنا بھی ناجائز ہے۔ کتے اور خون کی خرید و فروخت حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح شراب اور اسکی قیمت، مردار اور اسکی قیمت، خنزیر اور اسکی قیمت بھی حرام کی گئی ہے۔ اور اسی طرح بغاوت کرنے کا کسب بھی ناجائز ہے بلکہ آدمی کوشش کرے کہ شبہ والی چیز سے بھی بچے۔ نہ بیچے اور نہ ہی کھائے۔

کچھ حرام جانوروں کا بیان

غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن البیان ساتھ چند آیات مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن سے حرام جانوروں کا پتا چلے گا۔

پہلی آیت...... اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ البقرة آیت ۱۷۳)

اسکے سوا کچھ نہیں کہ اللہ نے تم پر حرام کیا مردار اور (رگوں سے بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا تو جو (بھوک سے) بے تاب ہو جائے جبکہ نافرمان نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

دوسری آیت...... حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ۔

(المآئدة آیت ۳)

حرام کیا گیا تم پر مردار اور (رگوں سے بہا ہوا) خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور گلا گھٹ جانے والا اور (لکڑی وغیرہ کی) ضرب سے مارا ہوا اور اوپر سے گرا ہوا اور سینگ مارا ہوا اور جس کو کھایا ہو درندے نے مگر جو تم نے (اللہ کے نام پر) ذبح کرلیا اور جو باطل معبودوں کے نشان پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام کیا گیا) تمہارا جوئے کے تیروں سے (اپنے حصے) تقسیم کرنا یہ سب کام گناہ ہیں۔

تیسری آیت...... قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(الانعام آیت ۱۴۵)

فرمادیجئے میں نہیں پاتا اُس وحی میں جو میری طرف کی گئی کسی کھانے والے پر کوئی حرام کی ہوئی چیز جسے وہ کھاتا ہو مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا (رگوں سے) بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت تو بے شک وہ نجاست ہے یا نافرمانی کیلئے ذبح کے وقت جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے پھر جو بے اختیار ہو جائے نہ وہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو بیشک آپ کا رب بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

چوتھی آیت...... اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (النحل آیت ۱۱۵)

تم پر حرام کیا گیا ہے صرف مردار اور لہو اور سوٗر کا گوشت اور وہ جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا پھر جو بیتاب ہو جائے نہ سرکش ہو (طلب لذت کیلئے) اور نہ (ضرورت کی) حد سے بڑھنے والا تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے

☆☆☆☆☆

احادیث نبویہ (ﷺ)

پہلی حدیث...... حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نا فع حدثهم حدثنا ابن عباس عن ضمضم بن زرعة عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمٰن بن شبل ان رسول اللّٰه ﷺ نهی عن اكل لحم الضب۔ (ابوداؤد کتاب الاطعمة)

حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

دوسری حدیث...... حدثنا الحسین بن مهدی انبانا

عبد الرزاق انبانا عمر بن زید عن ابی الزبیر عن جا بر قال نهی رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن اکل الحرة وثمنها (سنن ابن ما جه کتاب الصید)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کھانے سے اوراس کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔

تیسری حدیث...... حدثنا محمد بن بشار حدثنا الانصاری حدثنا المسعودی حدثنا عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیه عن عائشة ان رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال الحیة فاسقة والعقرب فاسقة والفارة فاسقة والغراب فاسق فقیل للقاسم ایوکل الغراب قال من یأکله بعد قول رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاسقا۔

(سنن ابن ماجه کتا ب الصید)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپ فاسق ہے، بچھو فاسق ہے اور چوہا فاسق ہے حضرت قاسم کو کہا گیا کیا کوّا کھایا جائے گا؟ کہا جب رسول اللہ ﷺ نے اسے فاسق قرار دے دیا ہے تو اسکے بعد اب کون کھائے گا۔

چوتھی حدیث...... حدثنا احمد بن الازهر النیسابوری حدثنا الھیثم بن جمیل حدثنا شریک عن ھشام بن عروۃ عن ابیه عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسقا واللّٰه ماھو من الطیبات۔ (سنن ابن ماجه کتاب الصید)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کوے کو کون کھا سکتا ہے اسکو تو رسول اللہ ﷺ نے فاسق فرمایا ہے اللہ کی قسم وہ طیبات میں سے نہیں ہے۔

پانچویں حدیث...... حدثنا محمد بن یحی حدثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن انس بن مالک ان منادی النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نادی ان اللّٰه ورسوله ینھانکم عن لحوم الحمر الاھلیة فانھا رجس۔ (ابن ماجه کتاب الذبائح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا کی کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ نے تمہیں گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے منع کردیا ہے کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

چھٹی حدیث...... حدثنا عبد اللّٰه بن یوسف اخبرنا

مالک عن ابن شهاب عن عبد اللّٰه والحسن ابنی محمد بن علی رضی اللّٰه عنهم قال نهی رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن المتعة عام خیبر وعن لحوم الانسیة۔ (صحیح البخاری کتاب الذبائح والصید)

حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے سال متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمادیا ہے۔

ساتویں حدیث......اخبرنا اسحاق بن ابراهیم قال حدثنا بقیة بن الوالد قال حدثنی ثور بن یزید عن صالح بن یحیی بن المقدام بن معدی کرب عن ابیه عن جده عن خالد بن الولید انه سمع رسول اللّٰه ﷺ یقول لا یحل اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر۔ (سنن نسائی کتاب الصید والذبائح)

حضرت خالد بن ولید ﷺ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گھوڑا، خچر اور گدھا کھانا حلال نہیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

مذکورہ قرآنی آیات اور احادیث کی مختصر توضیح

مذکورہ آیتوں میں مردار، بہتے ہوئے خون، سؤر کے گوشت ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جانیوالا جانور، گلا گھٹ جانیوالا جانور، ضرب سے مارا ہوا جانور، اوپر سے گرا ہوا جانور، سینگ مارا ہوا جانور، جسکو درندہ کھا کر مار دے، باطل معبودوں کے نشان پر ذبح کیا جانے والا جانور، ان تمام جانوروں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تشریح بیان کی جاتی ہے۔

میتة ...... اصطلاح شریعت میں میتة وہ جانور ہے جو قابل ذبح ہو مگر بغیر ذبح شرعی اسکی جان نکل جائے۔ لہٰذا مری ہوئی مچھلی اور ٹڈی اور شکاری جانور جو تیر یا کتے سے مر جائے میتة نہیں کیونکہ اوّل دونوں تو قابل ذبح ہی نہیں اور یہ کہ شکار ذبح شرعی سے مرا۔ بہر حال مردار وہ جانور ہے جسے شرعی طریقہ پر ذبح نہ کیا گیا ہو۔ اسکی کسی حصے کا استعمال درست نہیں اور ابو بکر الجصاص نے تشریح کی ہے کہ شکاری کتوں اور شکاری پرندوں کو بھی کھلانا منع ہے ہاں اسکا چمڑا رنگنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔

الدّم ...... یہاں دم سے بہتا ہوا خون مراد ہے کیونکہ تلی اور کلیجی بھی اگر چہ خون ہیں مگر جمے ہوئے ہیں ہاں جو بہتا ہوا خون باہر آ کر جم جائے وہ بھی حرام ہے **دَمًا مَّسْفُوْحًا** سے مراد ذبح کے وقت بہنے والا خون ہے۔

لحم خنزیر ...... سؤر بعینہ اور مکمل حرام ہے کہ اسکا کوئی جز کسی کام میں نہیں آ سکتا۔ صرف گوشت کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ وہی اصل مقصود ہے جب گوشت ہی حرام ہو گیا تو ہڈی وغیرہ دیگر چیزیں خود بخود حرام ہو گئیں۔ اسکو حرام کرنے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان جس جانور کا گوشت کا کھاتا

ہے اسکے طبعی اوصاف اسمیں پیدا ہو جاتے ہیں۔خنزیر میں بے حیائی اور بے غیرتی ہوتی ہے جب یہ اپنی مادہ سے جفتی کر رہا ہو تو باقی خنزیر سکون سے ایک لائن میں کھڑے ہو کر انتظار کرتے ہیں اور اس نر کے فارغ ہونے کے بعد دوسرا نر جفتی شروع کرتا ہے۔خنزیر کی اس بے شرمی اور بے غیرتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سختی سے خنزیر کو حرام کر دیا ہے۔یورپ میں جو اقوام خنزیر کھاتی ہیں ان میں بے غیرتی اور بے حیائی بھی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اسکے گوشت سے بہت مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور اس میں ختم نہ ہونے والا ایک مہلک جرثومہ بھی ہے۔

مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰه ...... **اهل۔هلل** سے بنا ہے جسکے لفظی معنٰی ہیں پہلی یا دوسری کا چاند۔اسکا مصدر ہے اهلال یعنی چاند دکھانا۔چونکہ اس وقت شور مچتا ہے کہ چاند وہ ہے اس مناسبت سے ہر پکارنے کو اهلال کہہ دیتے ہیں۔بچے کی چیخ کو بھی اسی لئے استهلال اور احرام کو اهلال کہا جاتا ہے۔مگر عرف میں ذبح کے وقت کی آواز کو اهلال بولا جاتا ہے۔وہی معنٰی یہاں مراد ہیں۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فارسی ترجمہ قرآن ''فتح الرحمٰن'' میں اس لفظ کا ترجمہ یہ کیا ''وآنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح وے بغیر خدا'' امام ابوبکر جصاص اس لفظ کی تشریح یوں کرتے ہیں۔ ولا خلاف بین المسلمین ان المراد به الذبيحة اذا اهل بها لغير الله عند الذبح ،مزید تحقیق کیلئے ملاحظہ کریں تفاسیر تفسیر مظہری،قرطبی، بیضاوی،روح المعانی،ابن کثیر،جلالین،خازن،اسباب التاویل،مدارک، احمدی ، ابوالسعود ، ضیاء القرآن،نعیمی اور فقہ کی معتبر کتاب شامی باب الذبح۔

اسلامی ذبح

اس بارے میں شرح صحیح مسلم (از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ) جلد نمبر ۶ اور سنی بہشتی زیور حصہ گیارہ از علامہ عالم فقری مدظلہ۔ صرف مذکورہ دونوں کتب سے لکھنا کافی ہے کیونکہ کتاب کا اختصار مقصود ہے۔

اسلام نے حلال جانور کیلئے اسکے جسم سے جو جان نکالنے کا جو طریقہ مقرر کیا ہے اسے ذبح کہا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ کسی طریقے سے جانور سے گوشت حاصل کرنا درست نہیں ہے جیسا کہ سورۂ مائدہ کی آیت ۳ میں گزر چکا ہے۔ ناچیز کے پاس کمپیوٹر کی ایک ہی سی ڈی میں حدیث کی نو (۹) کتب صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دارمی عربی عبارت کے ساتھ موجود ہیں مگر اختصار کیلئے یہاں چند احادیث کا صرف اردو ترجمہ لکھنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے تاکہ غیر ضروری طوالت نہ ہو۔

پہلی حدیث...... حضرت سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ حضرت کعبِ بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہوگئی تو وہ اس بکری کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ پھر اسکے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھالو۔ (بخاری)

دوسری حدیث...... حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے لہٰذا جب کسی کو قتل کرو تو اسے اچھی طرح قتل کرو (ان جانوروں کو قتل کرنا جن کی شریعت اجازت دے) اور کسی کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (مسلم)

تیسری حدیث...... حضرت عدی بن حاتم کا بیان ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم میں سے کوئی شکار کا جانور پائے اور اسکے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی پھانس سے ذبح کر دے؟ فرمایا جس چیز سے چاہو خون بہادیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو۔ (ابوداؤد)

چوتھی حدیث...... حضرت ابوالعشراء سے روایت ہے کہ انکے والد ماجد عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! کیا ذبح کرنا صرف حلق اور سینے میں ہی ہوتا ہے۔ فرمایا اگر تم اسکی ران میں نیزہ مارو تب بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ (ترمذی)

پانچویں حدیث...... حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شریطہ شیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ ذبیحہ ہے کہ کھال کاٹ دی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں۔ پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

چھٹی حدیث...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی دوسرے جانور کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اسکو قتل کرنے کے متعلق پوچھے گا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! اسکا حق کیا ہے؟ فرمایا ذبح کر کے اسکو کھالے اسکا سر کاٹ کر پھینک نہ دے۔

(مسند احمد، نسائی، ابی داؤد)

ساتویں حدیث...... رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ اونٹ کے کوہان اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لینا پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا زندہ جانوروں سے جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے اسے نہ کھایا جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

آٹھویں حدیث...... حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹ چرا رہا تھا تو اس پر موت دیکھی لیکن کوئی چیز نہ ملی جس سے نحر کرے۔ پس ایک کیل لی اور اسکے گلے میں چبھودی یہاں تک کہ اسکا خون بہہ گیا پھر رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔ (دارقطنی)

☆☆☆☆☆

چند شرعی مسائل

ذبح کی دو قسمیں ہیں ایک ذبح اختیاری، دوسرا ذبح اضطراری، ذبح اختیاری میں جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو زمین پر لٹا کر اسکا رخ قبلہ کی طرف کیا جائے اور تیز دھار والی چھری لے کر تکبیر یعنی بسم اللہ اکبر کہہ کر جانور کے گلے پر چھری چلائی جائے جس سے جانور کے گلے کی رگیں کٹ جائیں اور خون بہہ جائے۔ ذبح میں جانور کے گلے کی چار رگیں حلقوم (سانس کی نالی) مری (خوراک کی نالی) اور دو خون کی نالیاں کاٹی جاتی ہیں۔ انکو کاٹنا سنت ہے۔ ذبح سے جانور کے حلال ہونے کی چند شرائط ہیں اگر وہ پوری نہ ہوں تو جانور کا گوشت ذبح سے بھی حلال نہ ہوگا۔

پہلی شرط: ذبح کرنے والا عاقل ہو مجنون یا اتنا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں اور اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اسکا ذبیحہ حلال ہے۔

دوسری شرط: ذبح کرنے والا مسلمان ہونا چاہئے غیر مسلم کا ذبح کیا ہوا جانور ذبیحہ مردار ہے۔ کتابی اگر غیر کتابی ہو گیا تو اب اسکا ذبیحہ حرام ہے اور غیر کتابی، کتابی ہو گیا تو اسکا ذبیحہ حلال ہے۔ اور معاذ اللہ اگر مسلمان کتابی ہو گیا تو اسکا ذبیحہ حرام ہے کہ یہ مرتد ہے۔ لڑکا نابالغ ایسا ہے کہ اس کے والدین میں ایک کتابی ہے اور ایک غیر کتابی تو وہ اشرف کے تابع ہوگا یعنی اس کو کتابی قرار دیا جائے گا اور اسکا ذبیحہ حلال سمجھا جائے گا۔ کتابی کا ذبیحہ اس وقت حلال سمجھا جائے گا جب یہ مسلمان کے سامنے ذبح کیا گیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ کا نام لے کر ذبح

کیا گیا ہے اور اگر ذبح کے وقت اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں بھی یہ بات ہے تو جانور حرام ہے اور اگر مسلمان کے سامنے اس نے ذبح نہیں کیا اور معلوم نہیں کیا پڑھ کر ذبح کیا تو حلال ہے۔ اگر اس نے ذبح کے وقت زبان سے یہ کہا کہ اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں جو تین میں سے ایک ہے تو اس صورت میں ذبیحہ جائز نہیں حرام ہے۔ ذبح کرتے وقت اللہ کے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا جائے۔

تیسری شرط: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔ اگر کسی اور نے اللہ کا نام لیا اور ذبح کرنے والا جان بوجھ کر خاموش رہا تو ذبیحہ جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر بھول گیا تو پھر جائز ہے۔ اگر ذبح کرنے والے نے صرف اللہ زبان سے کہا یا نام کے ساتھ اللہ کی صفت کا ذکر کیا۔ تو ان دونوں صورتوں میں جانور حلال ہے۔

چوتھی شرط: اللہ کا نام ذبح کرنے کے لئے لیا جائے یہ شرط ہے۔ اگر کسی دوسرے مقصد کے لئے بسم اللہ پڑھی اور ساتھ ہی ذبح کر دیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں تو جانور حلال نہ ہوا مثلاً چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کر دیا ذبح پر نامِ الٰہی ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا لہٰذا جانور حلال نہ ہوا۔

پانچویں شرط: جس جانور کو ذبح کیا جا رہا ہو وہ بوقت ذبح زندہ ہو اگرچہ اس کی حیات کا تھوڑا حصہ ہی باقی رہ گیا ہو، ذبح کے بعد جانور میں حرکت پیدا ہونا یا اسکا خون نکلنا دونوں چیزوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے ورنہ ذبیحہ جائز نہیں ہے۔

ذبح کے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: بیمار بکری ذبح کی، صرف اسکے منہ کو حرکت ہوئی، اگر وہ حرکت یہ ہے کہ منہ کھول دیا تو حرام ہے اور بند کرلیا تو حلال ہے اور آنکھیں کھول دیں تو حرام ہے اور بند کرلیں تو حلال۔ پاؤں پھیلا دے تو حرام اور سمیٹ لئے تو حلال۔ اور بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوگئے تو حلال۔ (فتاوٰی عالمگیری)

مسئلہ: ذبح ہر اس چیز سے کر سکتے ہیں جو رگیں کاٹ دے اور خون بہادے چھری موجود نہ ہونے کی صورت میں پنچی اور دھاردار پتھر سے بھی ذبح ہو سکتا ہے اگر چھری کی موجودگی میں بھی کسی نے ان چیزوں سے ذبح کر دیا تو بہر حال جانور حلال ہے۔ ناخن اور دانت سے ذبح نہیں کر سکتے۔ اسی طرح کند چھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے تو ایسا ذبیحہ کھایا جائے گا۔ کراہت اس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسکی کھال اُتارنا، اسکے اعضاء کاٹنا یا ذبح سے پہلے اسکے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ: گائے یا بکری ذبح کی اور اسکے پیٹ سے بچہ نکلا اگر زندہ ہے تو ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے۔ اسکی ماں کا ذبح کرنا اسکے حلال ہونے کیلئے کافی نہیں ہے۔ (درمختار)

ذبح کی دوسری قسم

ذبح کی دوسری قسم اضطراری ہے۔ اگر جانور کے گلے پر چھری پھیر کو ذبح نہ کیا جا سکتا ہو مثلاً جانور کنویں یا گڑھے میں گر گیا ہو یا جانور کے مر جانے کا خطرہ ہو اور بر وقت آلہ موجود نہ ہو یا اونٹ، گائے، بکری وغیرہ بھاگ جائیں انسان ان کے پکڑنے پر قادر نہ ہو۔ ایسی صورتوں میں کسی بھی دستیاب آلہ سے جانور کے بدن کے کسی حصے کو زخمی کر کے خون بہا دیا جائے تو وہ جانور حلال ہے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ ...... وہ جانور ہے جو گلا گھونٹنے سے مر جائے۔ ایسا جانور بھی حرام ہے پھانسی دیا جانے والا جانور حرام ہے ایسے ہی کسی وزن کے نیچے جانور کو رکھا گیا اور وہ دم گھٹنے سے مر گیا تو وہ جانور بھی حرام ہے۔

اَلْمَوْقُوْذَةُ ...... ایسا جانور جسے لاٹھی یا پتھر کی پیہم ضربوں سے مارا گیا ہو۔ ایسا جانور بھی حرام ہے۔ جس جانور کو بھاری یا وزنی چیز ماری جس کی ضرب سے اسکی ہڈی یا ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس سے نہ خون بہا نہ زخم آیا تو ایسا جانور بھی حرام ہے۔ اگر تکبیر کہہ کر بندوق ماری اور ذبح کرنے سے پہلے جانور مر گیا تو (باختلاف) حرام ہے۔ اگر جانور معراض کے عرض سے مارا گیا ہو اسکا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر معراض سے اسکو زخمی کر دیا ہو تو پھر اس جانور کا کھانا جائز ہے جیسا کہ فرمان نبوی ہے جو جانور معراض کی دھار سے مرا اسکو کھا لو اور جو جانور معراض کے عرض سے مرا اسکو مت کھاؤ۔

اَلْمُتَرَدِّيَةُ......وہ جانور جو بلندی سے نیچے گر کر مر جائے۔ ایسا جانور بھی حرام ہے۔ کسی جانور کو ذبح کیا اور اکثر رگیں (چار میں سے تین) کٹ گئیں اور وہ جانور اسی حالت میں اٹھ کر بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اس حالت میں اونچی جگہ سے گر کر مر گیا تو حلال ہے۔ کیونکہ اسکی موت ذبح سے ہوئی ہے۔

اَلنَّطِيْحَةُ......ایسا جانور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے تو ایسا جانور بھی حرام ہے۔

مَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ......ایسا جانور جسے کوئی درندہ کھائے اور وہ مر جائے ایسا جانور بھی حرام ہے، اگر درندہ نے کھایا ہو اور مرنے سے پہلے مسلمان نے بسم اللہِ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر لیا ہو تو جائز ہے۔

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ......نصب وہ پتھر ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں پوجا کی جاتی تھی اور اُن کے لئے جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ ایسی مشرکانہ رسوم کی ادائیگی کیلئے مخصوص جگہ پر ذبح شدہ جانور بھی حرام ہے۔

علاوہ ازیں اس کتاب (احکام حلال وحرام) میں درج احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے گھریلو گدھے کے گوشت، گوہ کے گوشت، کوے، بلی، گھوڑے اور خچر کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسکے علاوہ کیل والے جانور اور گندگی کھانے والے جانور جیسے شیر، گیدڑ، بھیڑیا، کتا، لومڑی وغیرہ بھی حرام ہیں۔ پنجے والا پرندہ جو پنجے سے شکار کرتا ہے جیسے شکرا، باز، چیل، حشرات الارض جیسے مینڈک، چوہا، چھپکلی، گرگٹ، سانپ، بچھو، مچھر،

پسو، کھٹمل، مکھی وغیرہ حرام ہیں کچھوا بھی حرام ہے، گندگی کھانے والی مرغی کو کچھ دن قید کر کے صاف ستھری غذا کھلا کر ذبح کریں تا کہ اسکے گوشت سے بد بو نہ آئے ایسی مرغی کو جلالہ کہتے ہیں۔ بعض گائیں بکریاں غلاظت کھانے لگ جاتی ہیں انکو جلالہ کہتے ہیں انکا بھی یہی حکم ہے۔ بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اس سے اس کے بدن میں ایسی بد بو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستے سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کیلئے بد بودار ہو جاتا ہے اسکا بھی وہی حکم ہے جو جلالہ کا ہے۔ (عام فقہی کتب)

☆☆☆☆☆

شکار کا مختصر بیان

قرآن و احادیث میں شکار کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ شکار کسب معاش کیلئے کیا جائے۔ ضرورت پوری کرنے کے لئے یا اسکی قیمت سے نفع حاصل کرنے کیلئے کیا جائے۔ زندگی برقرار رکھنے کیلئے شکار کرنا مباح ہے۔ اہل وعیال کی تنگی کے وقت یا سوال سے بچنے کیلئے شکار کرنا مباح ہے۔ اپنے آپ کو بھوک کی ہلاکت سے بچانے کیلئے شکار کرنا واجب ہے۔ لہو ولعب کیلئے شکار کرنا مکروہ ہے جبکہ شکار کے جانور کو ذبح کے بعد کھالیا جائے۔ ذبح کرنے اور کھانے کی نیت کے بغیر شکار کرنا جیسا کہ آج کل شوقیہ کیا جاتا ہے حرام ہے۔

شکاری کتے کے سدھائے ہوئے ہونے کا معیار اور شرائط

(۱) اپنے مالک کے پیچھے حملہ کرنے کیلئے نہ دوڑے۔ (۲) مارسے نہ سکھائے بلکہ شکاری شخص دوسرے کتے کو شکار کھانے پر مارے تاکہ اس سے وہ کتا سیکھ لے کہ شکار کو نہیں کھانا چاہئے۔ کتا بہت حساس ہوتا ہے وہ اس سے سیکھ لے گا جس عقلمند شخص دوسرے سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (۳) کتا شکار پر تین بار یا پانچ بار حملہ کرے اگر اتنی بار حملہ کرنے سے وہ شکار کو پکڑ لے تو فبہا ورنہ اس کو سکھانا چھوڑ دے اور کہے کہ میں دوسرے کیلئے اپنے آپ کو پریشانی میں نہیں ڈالتا، اور ہر عقلمند شخص کو اسی طرح کرنا چاہئے۔ (۴) جب کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو پھر وہ سدھایا ہوا نہیں رہے گا کیونکہ سدھائے ہوئے کتے کی علامت یہ ہے کہ وہ خود نہ کھائے اور سدھائے ہوئے باز کی علامت یہ ہے کہ جب اسکو بلایا جائے تو وہ فوراً آجائے۔ سو جس طرح اگر باز بلانے

پر نہ آئے بلکہ بھاگ جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ سدھایا ہوا نہیں ہے۔ اسی طرح جب کتا شکار سے کچھ کھا لے تو یہ بھی اس بات کی علامت ہے کہ وہ سدھایا ہوا نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اسکے پہلے کیے ہوئے (موجود) شکار بھی حرام ہوں گے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک وہ حرام نہیں ہونگے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول احتیاط کے زیادہ قریب ہے اور اسی پر حلت اور حرمت کا مدار ہے۔ اسکے بعد اسکا شکار کیا ہوا حلال نہیں ہے حتّٰی کہ وہ مُعَلَّمُ (سدھایا ہوا) ہو جائے، بایں طور کہ وہ تین بار شکار کو نہ کھائے تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس کا چوتھی بار شکار کیا ہوا جانور حلال ہو جائے گا، لیکن امام ابوحنیفہ نے اس میں وقت کی کوئی قید نہیں لگائی، امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مالک کو یقین ہو جائے کہ سدھایا ہوا ہے تو پھر وہ اس کو کھا سکتا ہے، ابتداءً کلب مُعَلَّمُ کی تعلیم میں بھی یہی اختلاف ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تعلیم اس وقت متحقق ہو جائے گی۔ جب وہ اس کے بلانے پر آ جائے اور جب وہ اس کو شکار پر چھوڑے تو وہ جانور کو شکار کرے اور شکار کو خود نہ کھائے، جب تین بار ایسا ہو جائے گا تو وہ کتا سدھایا ہوا قرار دیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کسی وقت اور قید کا اعتبار نہیں کیا، وہ فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ شکاری کے اجتہاد پر موقوف ہے، اگر شکاری کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ کتا اب سیکھ گیا ہے تو پھر اس کو سدھایا ہوا قرار دیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کتے کو دوسرے شکاریوں کے پاس لے جایا جائے اگر دوسرے شکاری یہ کہہ دیں کہ یہ کتا تو سدھایا ہوا ہے تو اسکو سدھایا ہوا قرار دیا جائے گا۔

شکاری کی شرائط کا بیان

شکار کا جواز چند شرائط کے ساتھ مختص ہے جو یہ ہیں۔ (۱) جس جانور کے ساتھ شکار کیا جائے وہ سدھایا ہوا ہو۔ (۲) جس جانور کے ساتھ شکار کیا جائے وہ زخمی کرنے والا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ o

اور جن شکاری جانوروں (زخمی کرنے والے) کو تم نے سدھالیا ہے جن کو خدا کے دیئے ہوئے علم کے مطابق تم شکار کی تعلیم دیتے ہو، جوارح (زخمی کرنے والے) کے متعلق دو قول ہیں۔ (۱) وہ جانور اپنے دانتوں اور پنجوں سے حقیقۃً زخم ڈالے۔ (۲) وہ شکار کو پکڑ کر لانے والے جانور ہوں کیونکہ جرح کا معنیٰ کسب بھی۔

(۳) شکاری جانور کو بھیجا جائے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا! جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بھیجا تو اس پر بسم اللہ پڑھ لی تو اس کو کھالو، اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا شریک ہو گیا تو پھر اس (شکار) کو مت کھاؤ اور جب دو کتوں سے ایک بھیجا ہوا نہ ہو تو کھانا حرام ہو جاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کتے کو بھیجنا شرط ہے۔ (۴) بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر شکاری جانور کو بھیجے۔

(۵) جس جانور کا شکار کیا جائے اس کا کھانا جائز ہو اور فی نفسہ وہ شکار وحشی اور غیر مانوس جانور ہو۔ (٦) جس جانور کا شکار کرنے والے کی نظر

سے غائب نہ ہو یا وہ اس کو ڈھونڈنے سے تھک نہ جائے کیونکہ جب وہ اسکی نظر سے غائب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ شکار کی موت شکار کرنے والے جانور کے زخم سے نہ ہوئی ہو بلکہ کسی اور سبب سے ہوئی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس کو تم نے دیکھا ہے اسکو کھالو اور جو تمہاری نظر سے غائب ہے اسکو مت کھاؤ۔ اور جب وہ اسکو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک کر بیٹھ گیا تو اسکو یہ پتا نہیں ہے کہ اگر وہ اسکا پیچھا کرتا تو ہوسکتا ہے کہ وہ شکار زندہ اس کے ہاتھ لگ جاتا اور وہ اس کو اصل طریقہ (ذبح) کے مطابق ذبح کرنے پر قادر ہوتا، اور باوجود قدرت کے مذبح میں ذبح کرنے کو ترک کرنا حرام ہے اور اس میں قاعدہ یہ ہے کہ جب شکار میں، شاید، اور، ہوسکتا ہے جمع ہو جائیں تو پھر اس کا کھانا جائز نہیں ہے، اس چیز کی طرف نبی کریم ﷺ کی حدیث میں اشارہ ہے جب آپ ﷺ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تمہارا شکار پانی میں گر جائے تو اسکو مت کھاؤ کیونکہ اب تم کو پتہ نہیں کہ تمہارا وہ شکار تیر سے مرا ہے یا پانی سے

(شرح صحیح مسلم جلد سادس از علامہ غلام رسول سعیدی)

☆☆☆☆☆

سرکشی کی وجہ سے یہود پر کچھ حلال چیزوں کے حرام ہونے کا بیان

ترجمہ البیان از غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرآنی آیات ملاحظہ ہوں۔

پہلی آیت...... فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ○ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

(النساء آیت ۱۶۰،۱۶۱)

تو یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاک چیزیں حرام کر دیں جو پہلے ان کیلئے حلال تھیں اور اس وجہ سے کہ وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے بکثرت روکتے تھے (۱۶۰) اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے روکے گئے تھے اور اس بناء پر کہ وہ لوگوں کے مال ناحق کھاتے تھے۔ اور ان میں سے کافروں کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسری آیت...... وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ (الانعام آیت ۱۴۶)

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کردیا تھا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری سے ہم نے ان کی چربی ان پر حرام کی مگر جو انکی پیٹھ یا آنت میں لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ ہم نے انکی سرکشی کا انہیں یہ بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔

تیسری آیت...... وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَاقَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَاظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ٥ (النحل آیت ۱۱۸)

اور صرف یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کیں جو پہلے ہم نے آپ سے بیان فرمائیں اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

احادیث نبویہ ﷺ

پہلی حدیث: حدثنا عبدان اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا یونس عن ابن شهاب سمعت سعید بن المسیب عن ابی هریرة ﷺ ان رسول اللّٰه ﷺ قال قاتل اللّٰه الیهود حرمت علیهم الشحوم فباعوها واکلوا اثمانها قال عبداللّٰه (قاتلهم اللّٰه) لعنهم (قتل) لعن (الخراصون) الکذابون۔ (بخاری کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تھی انہوں نے اسکو بیچ کر اسکی قیمت کھائی۔ حضرت عبداللہ نے کہا قتل سے مراد لعنت ہے۔ خراصون سے مراد کذابون (جھوٹے) ہے۔

دوسری حدیث...... حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا عمرو بن دینار قال اخبرنی طاوس انه سمع ابن عباس ﷺ یقول بلغ عمربن الخطاب ان فلانا باع خمرا فقال قاتل اللّٰه الیهود حرمت علیهم الشحوم فحملوها فباعوها۔ (صحیح البخاری کتاب البیوع)

حضرت عمر ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ فلاں نے شراب فروخت کی ہے۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا (یہ تو یہود والا کام ہو گیا) اللہ تعالی یہود کو تباہ کرے ان پر چربی حرام کی گئی لیکن انہوں نے اسکو اٹھایا اور بیچا۔

تیسری حدیث: حدثنا عمرو بن خالد حدثنا الليث عن يزيد بن ابی حبيب قال عطاء سمعت جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال قاتل اليهود لما حرم الله عليهم شحومها جمعوه ثم باعوه فاكلوها (بخاری كتاب التفسير)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو قتل کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی انہوں نے اسکو جمع کیا پھر اسکو بیچا اس کو کھایا۔

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

مذکورہ آیات قرآنی اور احادیث کی مختصر تشریح

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیوی لیا بنت لابان کے بطن سے پیدا ہونے والے چوتھے بیٹے کا نام یہودا تھا اسی یہودا کی اولا ہونے کی وجہ سے یہودی اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں یا گائے کی پوجا سے توبہ کرنے کی وجہ سے یہودی کہلاتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا ان کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کہلائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو اس وقت کی تمام اقوام پر فضیلت دی۔ انکے دشمن فرعون اور آلِ فرعون کو دریائے نیل کے اندر غرق کیا۔ اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ کر دیا۔ مَنّ اور سَلْویٰ ان پر اتارا گیا اور بادل کا سایہ ان پر کیا گیا۔ اور پتھر سے پانی کا چشمہ ان کیلئے جاری کیا گیا۔ لیکن یہ قوم بجائے فرماں برداری کے نافرمانی کرتی رہی۔ انہوں نے اپنے دین کی سچی باتوں میں جھوٹی باتیں ملا دیں۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر نہیں مان سکتے۔ جہاد پر جانے سے انکار کر دیا اور کہا تو اور تیرا رب جائے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں بت پرستی (بچھڑا پرستی) میں بھی لوگ لگ گئے علاوہ ازیں حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ کہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ انبیاء کرام کو ناحق قتل کیا۔ ان کو اپنوں کے قتل سے روکا گیا مگر اپنوں کو قتل کرتے رہے۔ حضرت مریم علیہا السلام پاک دامن پر تہمت لگانے سے بھی باز نہ آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

سولی دینے کی کوشش کی۔ بیت المقدس میں جھکتے ہوئے اور معافی مانگتے ہوئے داخل ہونے کا حکم تھا مگر یہ اکڑتے ہوئے اور گندم مانگتے ہوئے داخل ہوئے۔ ہفتے والے دن شکار کرنے سے انکو روکا گیا مگر شکار کر بیٹھے اور اس جرم میں بندر بنا دیئے گئے نبی آخرالزماں ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ان کے وسیلہ سے دشمنوں پر فتح مانگتے تھے اور نبی آخرالزماں ﷺ کی خوشخبریاں دیتے تھے اور جب آپ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ کا انکار کر دیا۔ چند افراد اس قوم میں سے ایمان لائے۔ باقیوں نے آپ ﷺ کے دین سے لوگوں کو روکنے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا۔

حضرت پیر سید کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ضیاء القرآن جلد ششم میں لکھتے ہیں جوں جوں مدینہ میں مسلمانوں کی پوزیشن مضبوط ہوتی گئی یہودیوں کی اسلام دشمنی میں اضافہ ہوتا گیا۔ ان کی اسلام دشمنی نے کئی شکلیں اختیار کیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے اوس وخزرج کے قبائل کے دلوں میں اس قبائلی عصبیت کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جس کی بیخ کنی کر کے اسلام نے ان کو رشتہ اخوت میں پرو دیا تھا۔ انہوں نے مدینہ کے اندر اور باہر ان افراد اور قبائل سے روابط قائم کیے جن کے مفادات کو اسلام کی ترقی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ مدینہ میں منافقین کی جو جماعت مسلمانوں کیلئے مار آستین کی حیثیت رکھتی تھی اس کی پشت پناہی بھی یہودی کرتے تھے۔

جب یہودیوں نے دیکھا کہ اسلام کے خلاف انکی یہ کوششیں بارآور نہیں ہو رہیں تو انہوں نے کفار مکہ کے ساتھ روابط بڑھانے اور انہیں مدینہ شریف پر حملہ کرنے اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے تمام اسلام دشمن عناصر کو ترغیب دی کہ وہ متفق اور متحد ہو کر اسلام کا خاتمہ کریں ورنہ اگر اسلام کی جڑیں جزیرہ عرب میں مضبوط ہو گئیں تو پھر ان کا مقابلہ مشکل ہو جائے گا۔ یہودیوں نے مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدوں کی خلاف ورزی کی حضور ﷺ کی شمع حیات کو گل کرنے کی شازشیں کیں۔ کفار مکہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگوں پر اکسایا۔ ان جنگوں کے دوران مسلمانوں کو نقصان پہنچا کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسلام کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔

جب مسلمانوں نے عیسائیوں سے بیت المقدس چھین لیا تو یہودیوں کی اسلام دشمنی کے اسباب میں ایک اور اضافہ ہو گیا۔ اب یہودیوں کے خیال میں مسلمانوں نے اس سرزمین پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا تھا جو خدائی دعویٰ کے مطابق یہودیوں کی میراث ہے وہ صدیوں مسلمانوں سے اس سرزمین کو واپس لینے کی سازشوں میں مصروف رہے اور آخرکار اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے۔ مسلمانوں سے قبلہ اول چھین لینے کے بعد یہودی مطمئن ہو کر بیٹھ نہیں گئے بلکہ ان کے اور خطرناک عزائم ہیں جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ یوحنا دمشقی کی اسلام کے خلاف کتابیں پمپلونا کی ایک خانقاہ میں لکھی جانے والی فرضی سوانح عمری جس

نے قرون وسطی کے مستشرقین کو توہین رسول کیلئے بنیادی مواد فراہم کیا۔ قرآن مجید کی حیثیت میں شک پیدا کرنے کی کوششیں آحادیث طیبہ پر حملے۔ مسلمانوں کا رشتہ اپنے نبی اور اپنے دین سے توڑنے کی کوششیں مسلمانوں کے دلوں سے اپنے دین کی محبت کم کر کے وہاں عیسائیت کی محبت کا بیج بونے کے حیلے مسلمانوں کو عیسائی بنانا ممکن نہ ہو تو ان کو اپنے دین سے بیگانہ کرنے کی تدبیریں جاری ہیں۔

ایک فرانسیسی مستشرق کیمون نے اپنی کتاب میں اپنی کمینگی کا اظہار یوں کیا ہے دین محمدی ایک جزام کا مرض ہے جو لوگوں میں پھیل رہا ہے اس مرض نے لوگوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے بلکہ یہ ایک خوفناک مرض ایک عام فتنہ اور ایک جنون ہے جو سب کچھ فراموش کرا دیتا ہے جو انسان کو سستی اور کاہلی پر ابھارتا ہے۔ جو آدمی اس مرض میں مبتلا ہوا اسے قتل و غارت شراب نوشی اور بدکاری کی دعوت کے سوا کوئی چیز سستی اور کاہلی کی اس حالت سے نہیں نکال سکتی۔

یہی مستشرق اپنے خبث باطن کا مزید اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے، محمد (ﷺ) کی قبر بجلی کے ایک کھمبے جیسی ہے جو مسلمانوں کے سروں میں جنون پیدا کرتا ہے اور انہیں ایسے کام کرنے پر مائل کرتا ہے جو مرگی کے مریض اور مخبوط الحواس لوگ کرتے ہیں۔ اس کے اثر سے مسلمان مسلسل، اللہ کا تکرار کرتے رہتے ہیں اور وہ ایسی چیزوں کے عادی بن جاتے ہیں جو سادہ طبیعتوں کا خاصہ ہیں۔ مثلاً خنزیر کا گوشت کھانے، شراب نوشی اور موسیقی سے نفرت اور جو چیزیں سفاکی اور بدکاری کے خیالات سے جنم لیتی ہیں ان سے محبت۔ پھر یہی مستشرق

اپنے ناپاک اور مکروہ جذبات کا اظہار اس طرح بھی کرتا ہے، میرا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں کی ساری آبادی کے پانچویں حصے کو نیست و نابود کر دیا جائے اور جو باقی بچ جائیں انہیں مشقت طلب کاموں پر لگا دیا جائے۔ کعبہ کو گرا دیا جائے اور (نعوذ باللہ) محمد (ﷺ) کی قبر اور ان کے جسم کو، لوفر، کے عجائب گھر میں رکھا جائے، یہ ہیں خبیث یہودیوں کے عزائم جن کا تذکرہ جسٹس حضرت پیر سید کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی اپنی کتاب ضیاء النبی کی جلد ششم کے صفحہ ۳۴، ۳۵، ۱۹۲، ۱۹۳ پر قوی الشر المتحالفة وموقفها من الاسلام والمسلمین کے حوالہ سے کیا۔ حضرت پیر صاحب مزید لکھتے ہیں۔ موجودہ دور میں مغرب کا الیکٹرانک میڈیا اور پریس جو اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا طوفان اٹھا رہا ہے ان میں بھی اکثریت ان لوگوں کی ہے اور قرآن مجید نے تو پہلے ہی ان کے متعلق مکمل معلومات فراہم کر دیں ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ لوگ ظالم اور سرکش ہیں ان کے ظلم اور سرکشی کی وجہ سے ہم نے کچھ طیبات کو حرام کر دیا ہے ان حقائق کے باوجود مسلمانوں کی بے حسی کی انتہا ہے کہ انہوں نے ایسے ظالموں اور سرکشوں کو اپنا خیر خواہ سمجھ رکھا ہے اور ان سے بھلائی کی توقع رکھتے ہیں اور ان کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کے وقار کو قائم اور دائم رکھے یہودیوں اور یہودنوازوں اور دیگر دشمنانِ اسلام کے ناپاک اور گندے عزائم کو خاک میں ملا دے۔ آمین ثم آمین۔ بحرمۃ سیدالانبیا والمرسلین۔

☆☆☆☆☆

اللہ اور اسکے رسول کے بعد حرام وحلال کرنے کا کسی کو حق نہیں

ترجمہ البیان از غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرآنی آیات ملاحظہ ہوں۔

پہلی آیت...... یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○

(المائدہ آیت ۸۷)

اے ایمان والو تم حرام نہ ٹھہراؤ وہ پسندیدہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں۔ اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

دوسری آیت: قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ط قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ ○ (یونس آیت ۵۹)

فرمایئے! ذرا بتاؤ تو سہی اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اُتارا تو کچھ تم نے اس سے حرام کرلیا اور کچھ حلال، فرمایئے کیا تمہیں اللہ نے (اسکی) اجازت دی یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔

تیسری آیت...... وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ○

(النحل آیت ۱۱۶)

اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں ان کی نسبت نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ (اس طرح) تم جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان باندھو۔ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بول کر بہتان باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔

چوتھی آیت...... اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ (الاعراف آیت ۱۵۷)

جو اس رسول نبی، اُمّی (لقب والے) کی پیروی کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے روکتے ہیں اور پاک چیزیں ان کیلئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے بوجھ ان سے اتارتے ہیں اور (دور کرتے ہیں ان سے) گلے کے طوق جو اُن پر تھے تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی تعظیم کی اور اُن کی نصرت وحمایت کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

☆☆☆☆☆

احادیث نبویہ ﷺ

پہلی حدیث...... حدثنا اسماعیل بن موسی الاسدی حدثنا سیف بن هارون عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن سلمان الفارسی قال سئل رسول اللّٰه ﷺ عن السمن والجبن والفراء قال الحلال لما احل اللّٰه فی کتابه والحرام ما حرم اللّٰه فی کتابه وماسکت عنه فهو مما عفا عنه (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی اور پنیر اور بالدار کھال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے خاموشی اختیار کی وہ معاف کئے ہوئے میں سے ہے۔

دوسری حدیث...... حدثنا یحی بن سعید حدثنا هشام حدثنا قتادة عن مطرف عن عیاض ابن حمار ان النبی ﷺ خطب ذات یوم فقال فی خطبته ان ربی امرنی ان اعلمکم ماجهلتم مما علمنی فی یومی هذا کل مال نحلته عبادی حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاضلتهم عن دینهم وحرمت علیهم

ما احللت لهم وامرتهم ان يشركو بی ما انزلت به سلطاناً۔

(مسند احمد مسند الشامیین)

حضرت عیاض بن حمار کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آج جو مجھے اس نے سکھایا ہے جس کو تم نہیں جانتے وہ تمہیں سکھا دوں۔ وہ فرماتا ہے تمام مال جو میں نے اپنے بندوں کو عطا کیا وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو مسلمان (موحد) پیدا کیا تو ان کے پاس شیاطین آئے تو ان کو ان کے دین سے گمراہ کیا اور جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں انہوں نے ان پر حرام کر دیں اور انہوں نے ان کو حکم دیا کہ میرے شریک ٹھہرائیں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

مذکورہ آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویہ ﷺ کی مختصر تشریح

حلال اور حرام وہ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید اور آحادیث مبارکہ میں کیا گیا ہے۔ اللہ اور اسکے رسول کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال کہہ دے یا کر دے اس کا اختیار اللہ کو ہے اسکے اِذن سے اس کے رسول کو ہے۔ قرآن مجید میں مشرکین کی جاہلانہ رسموں کی تردید موجود ہے جو انہوں نے جانوروں کی حلت وحرمت وغیرہ کے متعلق مقرر کر رکھی تھیں۔ اور واضح کر دیا کہ یہ تمہاری من گھڑت باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں۔ جو شخص بھی اللہ اور رسول ﷺ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام اور حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرتا ہے تو وہ تشریع اور قانون سازی کا حق اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے اور حقوق ربانی میں مداخلت کر رہا ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت ۱۰۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۔مَا جَعَلَ اللّٰه مِنۢ بَحِيرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥

نہیں مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے بحیرۃ اور نہ سائبۃ اور نہ وصیلۃ اور نہ حام لیکن جنہوں نے کفر کیا وہ تہمت لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور اکثر ان میں سے کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ اب بحیرۃ، سائبۃ، وصیلۃ، حام کی مختصر تشریح ضیاء القرآن جلد اول سے کی جاتی ہے۔

بَحِيرَة ...... اس کا لغوی معنی ہے کان چرا۔ وہ اونٹنی جو پانچ بچے جنتی

اور آخری بچہ نر ہوتا تو کان چیر کر مشرکین اسے چھوڑ دیتے۔ اس پر سواری کرنا، اس کا گوشت کھانا سب اپنے اوپر حرام کر لیتے۔

سَائِبَة ...... اگر کوئی آدمی سفر پر جاتا بیمار ہو جاتا تو وہ نذر مانتا کہ اگر میں خیریت سے گھر پہنچ گیا یا اس بیماری سے صحت یاب ہو گیا تو میری یہ اونٹنی سائبہ ہوگی۔ اور اس کا دودھ، گوشت اور سواری بھی بحیرہ کی طرح حرام تصور کرتے۔

وَصِيلَة ...... ان کی بکری اگر بچی جنتی تو اسے اپنے لئے رکھ لیتے اور بچہ جنتی تو وہ ان کے بتوں کا ہوتا۔ اور اگر ایک شکم سے بچی بچہ دونوں جنتی تو پھر بھی بچی بچہ کے ساتھ ملا کر بتوں کی نذر کر دیتے۔ یہ بچی جو اپنے بھائی کے ساتھ مل کر بتوں کی نذر ہوتی اس کو وصیلۃ کہتے۔ وَصَلَتِ الْاُنْثٰى اَخَاهَا۔

حَام ...... وہ اونٹ جس کی جفتی سے دس بچے پیدا ہوتے اسکی سواری وغیرہ بھی اپنے اوپر حرام کر دیتے اور اسے حام کہا جاتا (بیضاوی) یہ سارے جانور وہ اپنے بتوں کیلئے نذر کرتے اور ان سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا اپنے اوپر حرام کر دیتے قریب المذکور آیت میں کفار کی ایسی مداخلت کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا۔ ان سے خدمت لینے ان پر سواری کرنے بوجھ لادنے کی اجازت بخشی یہ کفار اپنی من گھڑت تجویزوں سے ان کو اپنے اوپر حرام کر دیتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہوتا ہے۔

بعض لوگ ان چیزوں کو بھی حرام کہہ دیتے ہیں جن پر کسی ولی یا نبی کا نام لے دیا جائے خواہ ذبح کے وقت اللہ کے نام سے ہی ذبح کیا جائے، وہ کہتے ہیں اس طرح مشرکین کے مشرکانہ عمل سے تشبیہ ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے بتوں کے نام لے دیا کرتے تھے لیکن اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کے اس عمل کو مشرکین کے اس عمل سے ظاہری یا باطنی، صوری یا معنوی کسی قسم کی مشابہت نہیں، کفار جب ایسے جانور کو ذبح کرتے تھے تو اپنے بتوں کا نام لے کر ان کے گلے پر چھری پھیرتے وہ کہتے، باسم اللات والعزی۔ لات اور عزی کے نام سے ہم ذبح کرتے ہیں۔ اور مسلمان ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی کا نام لینا گوارہ ہی نہیں کرتے۔ اس لیے ظاہری مشابہت نہ ہوئی۔ نیز کافر ان جانوروں کو ذبح کرتے تو ان بتوں کی عبادت کی نیت سے ان کی جان تلف کرتے، کسی کو ثواب پہنچانا مقصود نہ ہوتا، اور مسلمان کسی غیر خدا کی عبادت کی نیت یا کسی کی خاطر ان کی جان تلف نہیں کرتے بلکہ ان کی نیت یہی ہوتی ہے کہ اس جانور کو اللہ کے نام سے ذبح کرنے کے بعد یا یہ کھانا پکانے کے بعد فقراء اور عام مساکین کھائیں گے۔ اس کا جو ثواب ہوگا وہ فلاں مسلمان کی روح کو پہنچے، واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کے عمل اور مشرکین کے طریقہ میں زمین و آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ ہاں اگر کوئی ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لے یا کسی غیر خدا کی عبادت کیلئے کسی جانور کی جان تلف کرے تو اس چیز کے حرام ہونے اور ایسا کرنے والے کے مشرک و مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اگر

مقصد صرف ایصال ثواب ہو جیسے ہر کلمہ گو کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ تو اس کو طرح طرح کی تاویلات سے حرام کہنا اور مسلمانوں پر شرک کا فتوی دیتے چلے جانا کسی عالم کو زیب نہیں دیتا جانور کو ذبح کے وقت کے علاوہ آگے پیچھے کسی نام سے بھی پکارا جائے تو وہ اس سے حرام نہیں ہو جاتا۔

دیکھیے، بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام ایسے جانور تھے جو اپنے بتوں کیلئے مشرکین چھوڑ دیتے تھے اور ان سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا حرام سمجھتے تھے اللہ نے ان کی تردید فرمائی کہ ان کو حرام کرنے کا تمہیں کس نے حق دیا ہے؟ تمہارا یہ کہنا کہ ان کو اللہ نے حرام کیا ہے یہ بھی تمہاری من گھڑت بات اور مجھ پر بہتان ہے اگر ایسے جانوروں کو مسلمان اللہ کا نام لیکر ذبح کرے تو وہ حلال ہیں، حالانکہ ان جانوروں کو بتوں کے نام پر نامزد کیا گیا ہے۔ ان کے نام سے مشہور بھی ہوئے مگر اس کے باوجود کفار کے حرام جاننے سے یہ جانور حرام نہ ہوئے۔

تفسیراتِ احمدیہ میں۔ مَآ اُهِلَّ بِهٖ کی تفسیر میں جو گائے اولیاء کیلئے نذر کی گئی ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رواج ہے وہ حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اس پر خدا کا نام ہی لیا جاتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری باب الذبح میں ہے کہ مجوسی نے آگ کیلئے یا کافر نے بتوں کے لیے جانور پالا اور مسلمان سے ذبح کرایا، اس نے اللہ کے نام پر ذبح کر دیا۔ وہ حلال ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے نام پر کنواں کھدوایا اور

فرمایا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْد یہ کنواں سعد کی ماں کے نام پر ہے۔

حضور ﷺ اپنی امت کی طرف سے قربانی فرما کر مذبوحہ جانور کے سامنے فرماتے اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ خدایا یہ امت محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص مسجد عشاء میں دو رکعت نفل پڑھ کر کہے ھذہ لابی ھریرۃ یہ نماز ابوہریرہ کے نام کی ہے معلوم ہوا کسی چیز پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لے دیا جائے مثلاً کہا جائے یہ گیارہویں شریف کی دیگ ہے یا یہ طعام فلاں کے ایصال ثواب کیلئے ہے اس سے کوئی چیز حرام نہیں ہو جاتی۔ جو لوگ ان کو حرام کہتے ہیں ان کی یہ من گھڑت باتیں ہیں جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

شراب اور منشیات کی حرمت و مذمت کا بیان

قرآنی آیات بمع ترجمہ: البیان علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ انوار العلوم ملتان۔

پہلی آیت...... یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۲۱۹)

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے (بھی) ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔ اور آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ آپ فرما دیں جو آسان ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات (احکام) بیان فرماتا ہے تا کہ تم غور و فکر کرو۔

دوسری آیت...... یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۝ (النساء آیت ۴۳)

اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشے کی حالت میں یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو اس چیز کو جو تم کہتے ہو۔

تیسری آیت...... یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (المائدة آیت۹۰)

اے ایمان والو اس کے سوا کچھ نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور جوے کے تیر (سب) ناپاک ہیں شیطانی کاموں سے (ہیں) تو تم ان سے بچو کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

چوتھی آیت...... اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ٥

شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان بغض وعداوت پیدا کر دے اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے تو کیا (ان کاموں سے) تم باز آنے والے ہو؟۔

☆☆☆☆☆

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

احادیث نبویہ ﷺ

پہلی حدیث...... حدثنا خلف الولید حدثنا اسرائیل

عن ابی اسحاق عن ابی میسرة عن عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ

قال لما نزل تحریم الخمر قال اللھم بین لنا بیانا شافیا

فنزلت ھذہ الایة التی فی سورة البقرة (یسئلونک عن

الخمر الی اثم کبیر) قال فدعا عمر رضی اللہ عنہ فقرأت علیہ

فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الایة

التی فی سورة النساء (یایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا

الصلوة وانتم سکری) فکان منادی رسول اللّٰہ ﷺ اذا

اقام الصلاة نادی ان لایقربنِ الصلوة سکران فدعا

عمر رضی اللہ عنہ فقرء ت علیہ فقال اللھم بین لنافی الخمر بیانا

شافیا فنزلت الایةالتی فی المائدة فدعاعمر رضی اللہ عنہ فقرأ ت

علیہ فلما بلغ (فھل انتم منتھون) قال عمر رضی اللہ عنہ انتھینا

انتھینا (مسند احمد، مسند المبشرین بالجنة)

حضرت ابی میسرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب
شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ شراب کے
بارے میں ہمارے لئے شافی بیان نازل فرما تو سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل فرمائی

(يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ)

کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعا کر رہے تھے تو ان پر یہ آیت پڑھی گئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پھر کہا اے اللہ شراب کے بارے ہمارے لئے شافی بیان نازل فرما تو سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی (یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی) تو نبی کریم ﷺ کے منادی نماز کے قائم ہوتے وقت ندا کرتے نشے والے نماز کے قریب نہ جائیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعا کی تو ان پر یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں پھر کہا اے اللہ شراب کے بارے میں ہمارے لئے شافی بیان نازل فرما تو سورۃ مائدہ کی آیت نازل ہوئی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابھی دعا کر رہے تھے تو ان پر سورۃ مائدہ کی یہ آیت پڑھی گئی تو جب پڑھنے والا (فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ) پر پہنچا تو پڑھنے والا کہتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم رک گئے۔ ہم رک گئے۔

دوسری حدیث...... حدثنا محمد بن عبد الرحيم ابو يحيى اخبرنا عفان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت، عن انس رضی اللہ عنہ كنت ساقي القوم في منزل ابي طلحة وكان خمرهم يومئذ الفضخ فامر رسول الله ﷺ مناديا ينادي الا ان الخمر قد حرمت قال فقال لي ابو طلحة اخرج فاهرقها فخرجت فاهرقتها فخرجت في سكك

المدينة فقال بعض القوم قد قتل قوم، وهي في بطونهم فانزل اللّٰه (ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيماطعموا) الاية۔

(بخاری، کتاب المظالم والغصب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن شراب حرام کی گئی اس دن میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا وہ شراب اس دن فصیخ تھی تو نبی کریم ﷺ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ منادی کردے کہ شراب حرام کردی گئی ہے تو مجھے ابوطلحہ نے کہا اٹھو تمام شراب بہا دو سو میں نے شراب کو بہا دیا مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ رہی تھی بعض لوگوں نے کہا کہ بعض لوگ شہید ہوئے تھے اور انکے پیٹوں میں شراب تھی تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ از البیان حضرت کاظمی سرکار رحمۃ اللہ علیہ۔ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں اس میں جو (حرمت نازل ہونے سے پہلے) انہوں نے کھایا (پیا) جبکہ وہ اللہ سے ڈرتے رہے اور ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے الی آخرہ

تیسری حدیث...... حدثنا عبداللّٰه بن منير قال سمعت اباعاصم عن شبيب بن بشر عن انس بن مالك قال لعن رسول اللّٰه ﷺ في الخمر عشرة عاصرها

ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها واكل ثمنها والمشترى لها والمشتراة له (سنن ترمذی، کتاب البیوع)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب سے متعلق (۱۰) آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ شراب نچوڑنے والے پر اور نچڑوانے والے پر۔ اور شراب پینے والے پر۔ اور شراب کو اٹھا کر لانے والے پر۔ اور شراب منگوانے والے پر۔ اور شراب پلانے والے پر اور شراب فروخت کرنے والے پر۔ اور شراب کی قیمت کھانے والے پر اور شراب خریدنے والے پر۔ او رجس کیلئے شراب فروخت کررہا ہے اس پر۔ اور ایک حدیث میں شراب پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

چوتھی حدیث...... حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن عطاء بن السائب عن عبد اللّٰه بن عبيد بن عمير عن ابن عمران النبی ﷺ قال من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعين ليلة فان تاب تاب اللّٰه عليه فان عاد كان حقا على اللّٰه تعالى ان يسقيه من نهر الخبال قيل وما نهر الخبال قال صديد اهل النار۔

(مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جس نے شراب پی لی اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر وہ توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر وہ دوبارہ وہی حرکت کرے گا تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اُسے نہر خبال سے پلائے۔ عرض کیا گیا نہر خبال کیا ہے؟ تو فرمایا وہ دوزخیوں کی پیپ ہے۔

پانچویں حدیث...... حدثنا یحی عن مالک حدثنا نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال من شرب الخمر فی الدنیا ولم یتب منها حرمها فی الاخرة لم یسقها.
(مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی لی اور توبہ نہ کی آخرت کی شرابِ طہور اس پر حرام ہوگئی وہ اُسے نہیں پیئے گا۔

چھٹی حدیث...... حدثنا علی بن محمد حدثنا عبد اللّٰہ بن نمیر عن عبید اللّٰہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللّٰہ ﷺ قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة الا ان یتوب۔ (ابن ماجہ، کتاب الاشربة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی لی وہ آخرت میں (شرابِ طہور) نہیں پیئے گا مگر یہ کہ توبہ کرلے۔

ساتویں حدیث...... حدثنا الحسین بن الحسن المروزی حدثنا ابن ابی عدی وحدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری حدثنا عبد الوهاب جمیعا عن راشد ابی محمد الحمانی عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اوصانی خلیلی ﷺ لا تشرب الخمر فانها مفتاح کل شر (ابن ماجه، کتاب الاشربة)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دوست آقا ﷺ نے وصیت فرمائی کہ شراب نہ پینا کیوں کہ وہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔

آٹھویں حدیث...... اخبرنا عبید اللّٰه بن سعید قال حدثنا یحی یعنی ابن سعید عبن عبید اللّٰه قال حدثنا عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ ماسکره کثیره فقلیله حرام۔ (نسائی، کتاب الاشربة)

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

نویں حدیث...... حدثنا احمد بن صالح حدثنا عبد اللّٰه بن وهب حدثنا معاوية بن وهب حدثنا معاوية بن صالح عن عبد الوهاب بن بخت عن ابی الزناد عن

الاعرج عن ابی هريرة ان رسول اللّٰه قال ان اللّٰه حرم الخمر وثمنهاوحرم الميتة وثمنهاوحرم الخنزيروثمنه (سنن ابی داود کتاب البيوع)

حضرت ابوہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کیا شراب کواور اس کی قیمت کواور حرام کیا مردار کواس کی قیمت کواور حرام کیا خنزیر کواسکی قیمت کو۔

دسویں حدیث...... حدثنا زياد بن عبد اللّٰه قال حدثنا منصور عن مسلم بن صبيح عن مسروق قال قالت عائشة لمانزلت الآية التی فی البقرة فی الخمر قرأها رسول اللّٰه فی المسجد ثم حرم التجارة فی الخمر (مسند احمد، باقی مسند الانصار)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب شراب کے بارے سورۃ بقرہ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے مسجد میں پڑھا اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

گیارہویں حدیث...... حدثنا يحی بن يحی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن أبی سلمة عن عبدالرحمان عن عائشة قالت سئل رسول اللّٰه ﷺ عن البتع (نبيذ العسل) فقال کل شراب اسکرفهوحرام۔ (مسلم، کتاب الاشربه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے، بتع، (شہد کا نبیذ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ دینے والی شراب حرام ہے۔

بارہویں حدیث...... حدثنا ابوا الربیع العتکی وابو کامل قالا حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر ﷺ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات فھو یدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الاخرۃ (مسلم کتاب الاشربہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی لی اور نشہ کرتا ہوا توبہ کے بغیر مر گیا وہ آخرت میں (شراب طہور) نہ پیئے گا۔

تیرہویں حدیث...... حدثنا سعید بن منصور حدثنا أبوشھاب عبد ربہ بن نافع عن الحسن عمر والفقیمی عن الحکم بن عشیبۃ عن شھر بن حوشب عن أم سلمۃ قالت نھی رسول اللّٰہ ﷺ عن کل مسکر ومفتر (ابوداود، کتاب الاشربۃ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ والی اور مفتر (اعضاء کو ڈھیلا رکھنے والی) چیز سے روکا ہے۔

چودہویں حدیث...... اخبرنا ابو بکر بن علی قال

دثنا نصر بن علی قال اخبرنی ابی قال حدثنا ابراهیم
بن نافع عن ابن طاوس عن ابیه عن ابن عمر قال
خطب رسول اللّٰہ ﷺ فذکر اٰیۃ الخمر فقال رجل یارسول
اللّٰہ ﷺ أرأیت المزر قال وماالمزر قال حبة تصنع
بالیمن فقال تسکر قال نعم قال کل مسکر حرام۔ (نسائی
کتاب الاشربة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں شراب کی آیت کا ذکر فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مزر کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مزر کیا ہے؟ عرض کیا ایک قسم کے دانے ہیں جو یمن میں بنائے جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا نشہ دیتے ہیں؟ کہا ہاں فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

پندرہویں حدیث...... حدثنی اسحاق حدثنا خالد
عن الشیبانی عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن ابی
موسی الاشعری ان النبی ﷺ بعثه الی الیمن فسأله عن
اشربة تصنع بها فقال ماهی قال البتع والمزر فقلت
لابی بردة ما ابتع قال نبیذ العسل والمزر نبیذ الشعیر
فقال کل مسکر حرام "رواه جریر" وعبد الواحد عن
الشیبانی عن ابی بردة۔

(بخاری کتاب المغازی)

حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن میں مقرر کیا تو انہوں نے وہاں کے مشروبات بارے حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیا ہے عرض کیا ''بتع'' اور ''مزر'' تو میں نے ابی بردہ سے بھی پوچھا بتع کیا ہے کہا شہد کا نبیذ اور مزر جو کا نبیذ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

سولہویں حدیث...... حدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلی اخبرنا عيسى وابن ادريس عن ابی حيان عن الشبی عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال سمعت عمر رضی اللہ عنہ علی منبر النبی يقول اما بعد ايها الناس۔ انه نزل تحريم الخمر وهی من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خمر العقل۔ (بخاری کتاب تفسير القراٰن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اپنے والد (حضرت عمر) سے وہ اس وقت منبر رسول پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے انہوں نے حمد ثناء کے بعد فرمایا اللہ نے شراب جو حرام کی ہے عموماً یہ پانچ چیزوں سے بننے والی ہوتی ہے، انگور سے، اور کھجور (کشمش) سے، شہد سے، اور گندم، اور جو سے، اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ دے۔

☆☆☆☆☆

مذکور آیات قرآنی اور احادیث نبویہ ﷺ کی مختصر تشریح

شراب کے بارے احکامات تدریجاً نازل کیے گئے تا کہ لوگوں پر ان کا عمل کرنا آسان ہو شراب بارے جب پہلی آیت سورۃ بقرہ والی آئی تو بعض لوگوں نے شراب ترک کر دیا اور کہنے لگے ہمیں اس کام کے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جس میں بڑا گناہ ہو۔ اور بعض دوسرے لوگوں نے شراب کہ ترک نہیں کیا اور کہا ہم اس کے گناہ کو ترک کریں گے اور اس کی منفعت کو حاصل کریں گے۔ اس بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا بھی جاری تھی اے اللہ شراب کے بارے شافی حکم نازل فرما۔ تو سورہ نساء کی آیت نازل ہوئی۔ بعض لوگوں نے شراب کو ترک کر دیا اور کہا جس چیز سے ہم کو نماز ترک کرنی پڑے ہمیں اس کو پینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور بعض دوسرے لوگ اوقات نماز کے علاوہ شراب پیتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی دعا کر رہے تھے اے اللہ! شراب کے بارے شافی حکم نازل فرما۔ تو آخر اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کی آیت نازل کی۔ جس میں حکم تھا فَاجْتَنِبُوْهُ (اِس سے بچو) اس کے آنے سے مکمل طور پر شراب حرام ہو گئی۔

پہلی اُمتوں پر شراب اس لئے حلال تھی کہ ان کی عمریں بہت لمبی تھی ان کے اجسام بہت مضبوط تھے ان کے جسموں میں ایسی قوتِ مدافعت رکھی گئی تھی جو شراب کی خرابیوں کا توڑ کر لیتی تھی۔ اس کے برخلاف اس امت کی عمریں کم ہیں اور اجسام کمزور ہیں اس وجہ سے یہ شراب کی فتنہ انگیزیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے

، اسلئے ان کی بھلائی اسی میں تھی کہ ان پر شراب مکمل طور پر حرام کردی جا۔ ابتداء اسلام میں شراب کو حرام نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ شراب کی خرابیوں خود مشاہدہ کرلیں۔

جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ کی گلیوں میں بہادی گئی اس کے بعد صحابہ کرام ؓ نے شراب کو دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔ پھر شراب سے انتہائی زیادہ نفرت پیدا ہوگئی۔ حضرت علی ؓ کہتے ہیں بہتے دریا میں ایک قطرہ بھی شراب کا پڑ جائے اور وہ دریا خشک ہو جائے اس جگہ چارہ نکل آئے تو اپنے جانورں کو اس جگہ پر چرانا میرا ایمان گوارہ نہیں کرتا۔ آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کسی جگہ پر کنواں ہو اس میں ایک قطرہ شراب کا پڑ جائے وہ کنواں خشک ہو جائے اس جگہ پر مینارہ بنادیا جائے اور مجھے کہا جائے کہ اس مینار پر چڑھ کر اذان کہہ دو میرا ایمان ایسی جگہ پر اذان کہنا گوارہ نہیں کرے گا۔

کیونکہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو شراب سے بہت سختی سے روکا ہے۔ کہیں ارشاد ہوا جو شراب پیئے گا اس کے ہر مرتبہ شراب پینے کے بعد چالیس دن تک اللہ تعالیٰ اس سے خفا رہے گا۔ اور کہیں فرمایا جو نشئی توبہ کئے بغیر مر جائے گا اسے دوزخیوں کا پسینہ اور پیپ پلایا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں شراب طہور سے محروم کردیا جائے گا۔ کہیں فرمایا گیا اس ایک شراب کی وجہ سے دس افراد دوزخ میں جائیں گے۔ کہیں فرمایا گیا منشیات کی فروخت سے حاصل ہونے والی کمائی رنڈی کی کمائی کی طرح ہے۔ لکھی گئیں دیگر آیات قرآنی اور احادیث سے آپ

بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کتنی سختی سے روکا ہے۔ عہد رسالت میں نشہ کرنے والوں کو 40-20 کوڑے لگائے جاتے تھے ۔خلفاء راشدین کے عہد میں سزا پر نظر ثانی کے دوران دیکھا گیا کہ نشہ میں بیہودہ بکواس یا وہ گوئی فحش حرکات لازمی نتیجہ ہیں اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے شرابیوں کو یاوہ گوئی کی سزا میں 80 کوڑے لگانے کا فیصلہ ہوا۔ اور یہ سزا ایسی مفید رہی کہ ان کی وسیع وعریض سلطنت میں منشیات کبھی مسئلہ نہ بن سکے۔

مسلمانوں! ہوش کے ناخن لو اس موذی مرض سے پہلے خود بچو پھر دیگر لوگوں کو بچاؤ۔ علماء کرام، عوام الناس، اور اسلامی حکومتوں کے حکمرانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس موذی اور غلیظ بیماری سے لوگوں کو بچانے کے حتی المقدور مخلصانہ کوششیں فرمائیں۔ تاکہ لوگ ہوش کریں اور آخرت کی دائمی اور ابدی زندگی سنوار سکیں۔ دنیا میں رہ کر اسلام کے حلال کئے کو (جو غیر مضر اور مفید ہیں) اپنائیں اور حرام (جو صحت کے لئے انتہائی مضر اور غیر مفید ہیں) سے بچیں۔ چند ٹکوں کی خاطر مسلم معاشرہ کو تباہ برباد نہ کرے۔ اس بارے حالات دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اکثر ہسپتالوں میں مسکنات کے نام سے نیند آور گولیاں زیادہ مقدار میں دیکر مریض کو ایک نشہ سے دوسرے نشہ کی جانب منتقل کردیا جاتا ہے جسے SUBSTITUION THERAPY کہا جاسکتا ہے۔

حال ہی میں محکمہ آب کاری نے ایک مشہور دوائی، ترک افیون، گولیوں

کی فیکٹری پر چھاپہ مارا تو معلوم ہوا کہ افیون چھڑانے والی گولیوں کے نسخہ میں افی
ن شامل ہے۔ان گولیوں کو کھانے والے خوش ہوتے ہوں گے کہ ہم نے افیون
چھوڑ دی۔سگریٹ کی ڈبی پر محکمہ صحت کی طرف سے لکھا ہوتا ہے،تمباکو نوشی صحت
کے لیے مضر ہے،مگراس کے باوجو(یعنی خود ماننے کے باوجود) سگریٹ کے تشہیر
کی اجازت بھی دی جاتی ہے۔محکمہ مواصلات ان کے ساتھ مکمل تعاون کرتا ہے
۔کرکٹ،ہاکی اور دیگر کھیلوں کے میچوں کے دوران خوب تشہیر کی جاتی ہے۔یہ
سب کچھ اسلامی مما لک میں اسلامی سلطنت کے فرمانرواؤں کی سرپرستی میں ہوتا
ہے۔یہ کیوں ہے؟ سگریٹ کے فروخت میں پابندی کی بجائے اسکو فروخت
کرنے کے لئے لائسنس کیوں جاری کیا جاتا ہے؟ اسکا جواب سب کو معلوم ہے
کیا شراب،منشیات اور سگریٹ کے نقصان کے بارے میں حکومتیں بے خبر ہیں
؟نہیں ہرگز نہیں اسکے نقصان کے بارے تو عام آدمی کو بھی پتہ ہے کہ ان سے
پھیپھڑوں کا کینسر،کھانسی،دمہ،امراض قلب،خون کی نالیوں کا سکڑنا،کاربن مونو
آکسائیڈ اور نکوٹین کا پیدا ہونا،دیوانگی،گردوں کا فیل ہونا،معدے کا السر،ایڈز
وغیرہ ہونا یقینی بات ہے۔تو پھر حکومت خاموش تماشائی کیوں ہے؟ اس کا سدِ
باب کیوں نہیں کرتی؟ ہمارا المیہ یہ ہے کہ سگریٹ نوشی فیشن کے طور پر اپنائی جارہی
ہے ہوٹل ہو،اسٹیشن ہو،ریل ہو یا بس ہو سب جگہ سگریٹ کے دلدادہ نظر آتے ہیں
۔ایک سروے رپوٹ کے مطابق تیس سے چالیس فیصد طلباء وطالبات اور

60 سے 70 فیصد مزدور طبقہ اس لعنت میں مبتلا ہے۔ پیسہ بھی برباد کرتے ہیں اور صحت جو اللہ کا عظیم عطیہ ہے اس کو بھی برباد کرتے ہیں۔ نہ خوف خدا ہے نہ شرم نبی ﷺ ہے، نہ آخرت یاد ہے اب بھی سنبھل جائیں اور آئیں اپنے رب سے عہد کریں کہ ہم بقیہ زندگی میں شراب، چرس، افیون، کوکین، ہیروئن، LSD، اور دیگر منشیات کے ساتھ ساتھ سگریٹ سے بھی پرہیز کریں گے۔ اور اسی طرح راکٹ، مینڈرس، اے ٹی ون، ڈایزوپام، والیم، لبریم، تفرانیل، گلوتھے مائیڈ، لوریزی پام پیتھے ڈین، لارجیکٹ، اور دیگر نشہ دینے والی دواؤں کو بطور عادت یا نشہ استعمال نہیں کریں گے۔

ناچیز حافظ عبدالمجید سعیدی ریحان بھی منت کرتا ہے کہ تمام برائیوں سے بچیں خصوصاً نشے کی لعنت سے بچیں، مرنے والے لوگ چند دن رو کر اسے بھول جاتے ہیں مگر نشہ میں مبتلا ہونا روزانہ کا رونا ہے، پورے گھر کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ تاحیات بیوی بچوں کو والدین کو بہن بھائیوں کو اور اپنے آپکو ذلیل کرنا ہے، مرنے کے بعد (ہمیشہ کی زندگی میں بھی) اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا ہے۔ شراب اور منشیات کے بارے میں 15 صفحات پر مشتمل یہ مضمون آج 20 اپریل 2004ء بمطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ بروز منگل 5 بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

(نَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّجَنِّبَنَا مِنْ هٰذِهِ الْبَلِيَّاتِ وَالْاٰفَاتِ)

☆☆☆☆☆

سود کی حرمت اور مذمت کا بیان

ترجمہ البیان از غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرآنی آیات ملاحظہ ہوں۔

پہلی آیت...... یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (اٰل عمران آیت ۱۳۰)

اے ایمان والو دگنے پر دگنا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

دوسری آیت...... اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ط وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○

(البقرہ آیت ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے چھو کر شیطان نے مخبوط الحواس کر دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ بیع تو سود ہی کی طرح ہے۔ اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔ تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی تو وہ باز آ گیا تو اس کا ہو چکا جو

اس نے پہلے کیا ہوا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے۔ اور جس نے پھر سود لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تیسری آیت...... يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ (البقرہ آیت ۲۷۶)

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے، گنہگار کو۔

چوتھی آیت...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۲۷۸)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود میں اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پانچویں آیت...... فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۲۷۹)

پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو اعلان سن لو جنگ کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لئے اصل مال ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ ظلم کئے جاؤ۔

☆☆☆

احادیث نبویہ ﷺ

پہلی حدیث...... حدثنا حجاج انبانا شریک عن سماك عن عبد الرحمن عبداللّٰه بن مسعود عن ابیه ان النبی ﷺ قال لعن اللّٰه اکل الربوا وموکله وشاهدیه و کاتبه قال وقال ماظهر فی قوم الربو والزنا الا احلوا بانفسهم عقاب اللّٰه ﷻ (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سود لینے والے اور اس کے گواہ اور سود لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا جن لوگوں نے سود اور زنا کو عام کر لیا گویا انہوں نے اللہ کے عذاب کو دعوت دی۔

دوسری حدیث...... حدثنا محمد بن الصباح وزهیر بن حرب وعثمان ابن ابی شیبة قالوا حدثنا حشیم اخبرنا ابوالزبیر عن جابر قال لعن رسول اللّٰه ﷺ اکل الربا وموکله و کاتبه وشاهدیه قال هم سواء۔ (مسلم، کتاب المساقاۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے سود لینے والے، دینے والے اور سود لکھنے والے اور سود پر گواہ بننے والوں پر آپ ﷺ نے فرمایا

لعنت میں وہ سب برابر شریک ہیں۔

تیسری حدیث...... حدثنا ابوالولید حدثنا شعبة عن عون بن ابی جحیفة قال رأیت ابی اشتری عبدا حجاما فسالته فقال نهی النبی ﷺ عن ثمن الکلب و ثمن الدم ونهی عن الواشمة والموشومة واکل الربا وموکله ولعن المصور (بخاری کتاب البیوع)

حضرت عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے ایک حجام غلام خرید کرلیا تو میں نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا اور اسی طرح نیل سے بدن پر داغ لگانے اور لگوانے اور سود دینے اور لینے سے منع فرمایا ہے اور مصور پر لعنت فرمائی ہے

چوتھی حدیث...... حدثنا اٰدم حدثنا شعبة حدثنا عوف بن ابی جحیفة عن ابیه قال لعن النبی ﷺ الواشمة والمستوشمة واکل الربا وموکله ونهی عن ثمن الکلب وکسب البغی ولعن المصورین۔ (بخار، کتاب الطلاق)

حضرت عوف بن ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ میرے والد راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے نیل سے بدن پر داغ لگانے والی، لگوانے والی اور سود لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور کتے کی قیمت لینے اور بغاوت کرنے کی اجرت لینے سے منع

فرمایا ہے اور تصویریں بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

پانچویں حدیث...... حدثنا یحی عن مجالد حدثنی عامر عن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللّٰہ ﷺ عشرة آکل الربا وموکله وکاتبه وشاهدیه والحال والمحلل له ومانع الصدقة والواشمه والمستوشمة۔

(مسند احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے سود لینے والے پر، اور سود دینے والے پر، اور سود کو لکھنے والے پر، اور سود کے دونوں گواہوں پر، طلاق مغلظہ پر حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والوں پر (جب کہ زبان سے حلالہ بولیں) اور صدقہ (زکوٰۃ) نہ دینے والے پر اور بدن پر داغ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

چھٹی حدیث...... حدثنا حسین بن محمد حدثنا جریر، یعنی ابن حازم عن ایوب عن ابی ملیکة عن عبداللّٰه بن حنظلة غسیل الملٰئکة قال قال رسول اللّٰه ﷺ درهم ربا یاکله الرجل وهو یعلم اشد من ستةوثلاثتین زنیة۔

(مسند احمد، مسند الانصار)

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک درہم سود کھانا چھتیس (36) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔

ساتویں حدیث...... حدثنا عبداللّٰہ بن ادریس عن ابی معشر عن سعید المقبری عن ابی ہریرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الربا سبعون حوبا ان ینکح الرجل امه۔

(ابن ماجه، کتاب التجارات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سود لینا 70 مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ نکاح کا ارتکاب کرنا ہے۔

آٹھویں حدیث...... حدثنا عبد الوهاب حدثنا عوف عن ابی رجاء عن سمرة بن جندب قال قال نبی اللّٰہ ﷺ رأیت لیلة اسری بی رجلا یسبح فی نهر ویلقم الحجارة فسألت ما هذا فقیل لی آکل الرباء۔

(مسند احمد ،مسند البصریین)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے معراج کی شب ایک آدمی کو دیکھا جس کو نہر میں غوطے دیئے جا رہے تھے اور پتھر مارے جا رہے تھے تو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ سود کھانے والا ہے۔

نویں حدیث...... حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا الحسن بن موسی عن حماد بن سلمة عن علی بن زید ابی الصلت عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اتیت لیلة

اسری علی قوم بطونهم کالبیوت فیما الحیات تری من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء یا جبریل قال هٰؤلآء اکلة الربا۔ (ابن ماجه ،کتاب التجارات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی شب میں ایسی قوم کے پاس آیا جنکے پیٹ اتنے بڑے تھے جیسے گھر ہوں اس میں اژدہے تھے جو ان کے پیٹ سے نکل رہے تھے تو میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا سود کھانے والے لوگ ہیں۔

دسویں حدیث...... اخبرنا قتیبة قال حدثنا ابن ابی عدی عن داود بن ابی هند عن سعید بن ابی خیرة عن الحسن عن ابی هریره قال قال رسول اللّٰه ﷺ قال یا تی علی الناس زمان یاکلون الربا فمن لم یاکله اصابه من غباره (نسائی کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا لوگ (عام) سود کھائیں۔ جو نہیں کھائے گا اس کو اسکا غبار ضرور پہنچے گا ۔

گیارہویں حدیث...... حدثنی هارون بن سعید الایلی حدثنا ابن وهب قال حدثنی سلیمان بن بلال عن ثور بن

زیدعن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه ﷺ قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یارسول اللّٰه ﷺ وماهن قال الشرك باللّٰه والسحر وقتل النفس التی حرم اللّٰه الا بالحق واكل مال الیتیم واكل الربا والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات

(مسلم، کتاب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا باقی رہنے والی سات چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اور جادو کرنا، اور کسی کو ناحق قتل کرنا، اور یتیم کا مال کھانا، اور سود کھانا، جنگ سے بھاگنا، اور پاک دامن (برائی سے) بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

بارہویں حدیث...... حدثنا حسین بن محمد حدثنا خلف یعنی ابن خلیفة عن ابی جناب عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰه ﷺ لاتبیعوا الدینار بالدینا ر ولاالدرهم بالدرهمین ولاالصاع بالصاعین فانی علیكم الرماء والرماء هوالربا فقام الیه رجل فقال یارسول اللّٰه ﷺ ارأیت الرجل یبیع الفرس بالفراس والنجیبة بالابل قال لاباس اذاكان ید ا بید (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ)

حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرما
مت فروخت کرو ایک دینار کو دو کے ساتھ اور نہ ایک درہم کو دو کے ساتھ اور نہ
ایک صاع چیز کو دو صاع (اسی چیز) کے ساتھ۔ اور میں تم پر رماء (زیادتی سود کی
) کا خوف کرتا ہوں اور رماء وہ بھی سود ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ اگر کوئی گھوڑے کو گھوڑے کے بدلے خریدے اور عمدہ اونٹ کے
ساتھ۔ فرمایا کوئی ڈر نہیں جبکہ دست بدست ہوں۔

چودہویں حدیث...... حدثنا محمد بن فضيل حدثنا ابى عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ الحنطة بالحنطة والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح كيلا بكيل وزنا بوزن فمن زاد او ازداد فقد اربى الا ما ختلف الوانه (مسند احمد ،باقى مسند المدثرين) ح

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا گندم، گندم کے بدلے، اور جو، جو کے بدلے، اور کھجور، کھجور کے بدلے
، اور نمک، نمک کے بدلے، ناپ، ناپ کے ساتھ۔ وزن وزن کے ساتھ
(برابر برابر ہوں) جس نے زیادہ کیا یا زیادہ کرایا بیشک اس نے سود لیا۔ مگر جو
مختلف ہوں اس کے رنگ۔

☆☆☆☆☆

مذکور آیات قرآنی اور احادیث نبویہ ﷺ کی مختصر تشریح

سود کو عربی میں ربٰو کہتے ہیں یہ دراصل ربوٗ تھا بمعنی زیادتی۔ اسکو ربٰو، ربٰی، ربا، یعنی تین طریقوں سے لکھا جاتا ہے۔ اس کا لغوی معنی مطلقاً زیادتی ہیں مگر اصطلاح شریعت میں ناپنے، تولنے، والی ہم جنس چیزوں میں بلاعوض مقررہ زیادتی کو ربٰو کہتے ہیں۔ اسی طرح رقم کی ادائیگی میں دیر کرنے پر مقررہ زیادتی کو بھی ربٰو کہتے ہیں۔

ربٰو کی عام طور پر دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں

ربٰو النسیئة (ربٰو القرآن) اور ربٰو الفضل (ربٰو الحدیث) ربٰو النسئیة (ادھار کا سود) اہل عرب کسی شخص کو ایک معین مال اس شرط پر دیتے تھے کہ وہ ہر ماہ ایک معین رقم ادا کرے گا اور جب مدت پوری ہو جاتی تو وہ مدت ادائیگی میں توسیع کر دیتے۔ اسے ربٰو النسیئة کہتے ہیں۔

فرمان نبوی ﷺ ہے۔ پوری حدیث بمع سند۔ یوں ہے۔

اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا سفیان عن عبید اللّٰہ بن ابی یزید سمع ابن عباس یقول حدثنی اسامة بن زید ان رسول اللّٰہ ﷺ قال لا ربا فی النسیئة

(نسائی، کتاب البیوع)

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود

نہیں ہے مگر ادھار میں۔

ربوالفضل (زیادتی کا سود) ناپنے، تولنے والی ہم جنس چیزوں میں بلا عوض زیادتی کو ربوالفضل کہتے ہیں۔ قرآن و احادیث میں سود کی یہ دونوں قسمیں حرام کی گئی ہیں۔ بانی اسلام ﷺ نے اسکی حرمت کا یوں اعلان فرمایا (حدیث شریف سند پیش ہے)

حدثنا حجاج بن منهال حدثنا حماد بن سلمة اخبرنا علی بن زید عن ابی حرة الرقاشی عن عمه قال کنت اخذ بزمام ناقة رسول اللّٰہ ﷺ فی اوسط ایام التشریق اذود الناس عنه فقال الا ان کل ربا فی الجاهلیة موضوع الاوان اللّٰہ قد قضی ان اول ربا رباعباس بن عبد المطلب لکم رؤوس اموالکم لاتظلمون ولاتظلمون۔

(دارمی، کتاب البیوع)

حضرت ابی حرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کا بہت بڑا اجتماع تھا ایام تشریق کا وسط تھا۔ میں نے آپ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سن لو! دور جاہلیت کے تمام سود کالعدم قرار دیتا ہوں۔ سن لو! اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم ہے۔ تمہارے لئے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو اور نہ ظلم کئے جاؤ۔ قرآن مجید میں

سود خوروں کو اعلان جنگ دیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہیں آتے تو اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ قرآن مجید میں ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ سود خور اپنی قبروں سے اٹھ کر محشر کی طرف ایسے گرتے پڑتے چلیں گے جیسے شیطان نے ان پر سواری کر کے ان کو دیوانہ کر دیا ہو اندازہ کریں سود خوروں پر اللہ کا کتنا غضب ہے۔ کن میں طاقت ہے کہ اللہ اور رسول سے جنگ کر سکے سود خوروں کو شرم کرنا چاہئے۔ اب ذرا حدیث کی سیر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ سود خور کتنے برے اور کمینے ہیں۔ ایک درھم سود لینے والا چھتیس مرتبہ زنا کرنے والے سے زیادہ برا ہے۔ سود لینا ستر مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے برابر ہے۔ سودی معاملہ میں شریک تمام لوگ لعنتی ہیں۔ سود اور زنا کو عام کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ معراج کی شب حضور ﷺ کو سودی کا برا انجام دیکھایا گیا کہ اسے نہر میں غوطے دیئے جا رہے تھے اور پتھر مارے جا رہے تھے۔ معراج کی شب حضور ﷺ نے سود خوروں کا یہ برا انجام بھی دیکھا کہ ان کا پیٹ ایک پورے گھر کیطرح تھا جس میں بڑے بڑے سانپ پلے ہوئے تھے اور وہ ان کے پیٹ سے باہر نکل رہے تھے۔

حضرت قبلہ مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ،تفسیر نعیمی، میں سود کے بارے فرماتے ہیں کہ سود میں صدہا خرابیاں ہیں۔ ان میں سے دنیاوی چند یہ ہیں (۱) سود میں دوسرے کا مال بلا عوض لیا جاتا ہے۔ یہ ظلم ہے مثلاً کسی نے ایک روپیہ کے عوض دو روپے لیئے روپیہ تو روپیہ کے بدلے میں ہو گیا

۔دوسرا روپیہ بلاعوض رہا یہ ظلم ہے۔(۲)سود سے تجارت بند ہونے کا قوی اندیشہ ہے کہ جب سود خور کو بلا محنت اور بلا خوف وخطر نفع ملے گا تو وہ تجارت کی محنت اور اس کے خطرات کیوں برداشت کرے گا۔تجارت بند ہونے سے عالم برباد ہو جائے گا۔(۳)سود سے پرانی محبت اور مروت ختم ہو جاتی ہے۔سود خور میں بہمیت وخون خواری پیدا ہوتی ہے کہ مقروض بھائی کی تباہی بخوشی گوار کرتا بلکہ اس پر خوش ہوتا ہے ۔(۴)سود سے صدہا غربا اور متوسط الحال لوگوں کو تباہ کر کے ایک مہاجن کا گھر بھرا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ غرباء کی بربادی عالم کی بربادی ہے۔(۵) تاجروں کے دن رات دیوالیہ سود کی بدولت ہوتے ہیں۔اگر یہ لوگ سودی قرض لے کر طاقت سے زیادہ کام نہ کریں تو اس طرح تباہ نہ ہوں۔(۶)سود خور قرض حسن دینا گوارہ نہیں کرتا۔صدقہ وخیرات سے جی چراتا ہے کیونکہ ہر پیسہ پر اس کی نگاہ رہتی ہے کہ اس سے چار پیسے بنائے جاسکتے ہیں۔

(۷)بلکہ سود خور اپنے آپ پر اور اپنے بال بچوں پر بھی خرچ نہیں کرتا۔مال کی حرص نے اسے تباہ کیا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

پنجاب کے مروجہ رہن کا حکم اور اس کا حل

پنجاب میں زمین رہن رکھ کر اس کا نفع قرض خواہ کھاتا ہے اور پھر پورا قرض وصول کر کہ پھر اس کو زمین واپس کرتا ہے۔

یہ خالص سود ہے اور سود اسلام میں حرام ہے۔ بیہقی اور در منثور کے مطابق سود لینا اپنی ماں سے ستر مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔

اس سے بچنے کا اسلامی حل: یہ ہے کہ زمین کی بیع وفا کر دی جائے یعنی بجائے رہن نامہ کے بیع نامہ لکھا جائے اور ساتھ ہی اقرار نامہ رجسٹری کروا دیا جائے کہ جس وقت بائع چاہے اپنی زمین کسی قیمت سے واپس کر لے۔ اب زمین کا منافع قرض خواہ کو حلال ہے کہ وہ زمین اس کی ملکیت ہو چکی اور اس طرح مقصد بھی حاصل ہو گیا۔ مشکوٰۃ باب الربا میں ہے کہ ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا یہ تو سود ہو گیا، یوں نہ کرو بلکہ پہلے ہی ردی خرمے روپیہ کے عوض فروخت کر دو پھر اس روپیہ سے کھرے خرمے خرید لو۔ لہٰذا اگر تمہیں دوسرا خراب گیہوں دے کر ایک سیر اچھے گیہوں لیتا ہے تو گندم کے عوض گندم نہ دو بلکہ یہ دوسرے بیچ دو انکے پیسوں سے جتنی ملے گندم خرید لو۔

☆☆☆☆☆

کھاد اور سپرے کے بارے میں

مروّج ادھار اور اسکا شرعی حل

اس بارے عام طور پر چار طریقوں سے چیز کو فروخت کیا جاتا ہے

(۱) زید سامان قسطوں پر فروخت کرتا ہے اور ایسے سامان کو جسکی نقد قیمت عام طور پر سو روپیہ ہے دس روپے ماہانہ کی بارہ قسطوں میں فروخت کرتا ہے۔ (۲) زید قسطوں پر مال فروخت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اگر کوئی فرد پوری رقم یک مشت ادا کرے تو اسے بیس فیصد رعائت دی جاسکتی ہے۔ (۳) زید کوئی چیز ادھار فروخت کرتا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ وہ دوسرے نقد فروخت کرنے والوں کے مقابلہ میں گراں فروش ہے۔ (۴) زید علانیہ کہتا ہے کہ اس سامان کی نقد قیمت سو روپیہ اور ادھار ایک سو بیس روپے ہے۔ ان چار صورتوں میں سے پہلی تین صورتیں جائز ہیں اور آخری چوتھی صورت ناجائز ہے۔ جامع ترمذی کے صفحہ ۱۹۷ پر ہے۔

عن ابی هريرة قال نهی رسول اللّٰه ﷺ عن بيعتين في بيعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بیعوں کو ایک بیع میں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے میں نقد دس روپے کا اور ادھار بیس روپے کا بیچتا ہوں۔ یہ ہے دو بیعوں کو ایک بیع میں کرنا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد

۳ صفحہ ۱۳۶ پر ہے کہ ایک شخص نے اس طور پر بیعت کی کہ یہ چیز نقد اتنے کی ہے اور ادھار اتنے کی ایک ماہ کے ادھار پر اتنے کی ہے اور دو ماہ کے ادھار پر اتنے کی ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح حضرت ملا علی قاریؒ مرقاۃ المفاتیح جلد ۶ صفحہ ۸۱ پر لکھتے ہیں بیعتین فی بیعۃ کی دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ بائع یوں کہے کہ میں یہ کپڑا تم کو نقد دس روپے کا بیچتا ہوں اور ادھار پر بیس روپے کا تو اکثر اہل علم کے نزدیک یہ بیع فاسد ہے کیونکہ اس صورت میں معین نہیں ہوا کہ اس نے کس قیمت کو ثمن قرار دیا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ کہے میں تم کو یہ غلام دس روپے میں بیچتا ہوں تو تم بھی اپنی کنیز کو اتنے میں بیچ دو یہ بیع بھی فاسد ہے کیونکہ یہ بیع اور شرط ہے بیعین فی بیعہ کی۔

حضرت امام کمال الدین ابن ہمام نے جو فتح القدیر جلد ۶ صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے کہ!

فان كان الثمن على تقدير النقد الفا وعلى تقدير النسيئة الفين ليس فى معنى الربا

یعنی نقد کی صورت میں قیمت کا ہزار ہونا اور ادھار کی صورت میں دو ہزار ہونا سود کے معنی میں نہیں ہے۔ یہ عبارت بتلاتی ہے کہ یہ سود نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا کہ یہ بیع جائز ہے۔ اس کے عدم جواز کی وجہ بیع فی بیعتین ہے۔

☆☆☆☆☆

زنا کی مذمت وحرمت کا بیان

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے، وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَّسَآءَ سَبِيْلًا o (بنی اسرائیل آیت ۳۲)

اور زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔ اور یہ بھی فرمان خدا ہے، وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o (المؤمنون آیت ۵)

اور (وہ لوگ بھی کامیاب ہیں) جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ فرمان نبوی ﷺ بھی پڑھ لیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ زنا کتنی بری چیز ہے پوری حدیث بمعہ سند یوں ہے۔ حدثنا حجاج انبانا شريک عن سماك عن عبر الرحمن بن عبدالله بن مسعود عن ابيه عن النبی ﷺ قال لعن الله اكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه قال وقال ماظهر فی قوم الربو اوالزنا الا احلوا بانفسهم عقاب الله ﷻ (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سود لینے والے اور دینے والے، اس کے گواہ اور سود لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا جن لوگوں نے سود اور زنا کو عام کرلیا گویا انہوں نے اللہ کے عذاب کو دعوت دیدی۔

وضاحت: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون، جان، مال، عزت وآبرو کا محافظ ہوتا ہے اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو پامال کرتا ہے تو اس کے متعلق فرمان نبوی ﷺ ہے کہ مرنے سے پہلے اپنی عزت کو پامال ہوتے دیکھ لے گا۔ کاش کہ ہم اس چیز کو سمجھتے کہ عزت کے بدلے عزت بھی پامال ہوگئی اور آخرت کی سزا ابھی باقی ہے۔ یہ بھی فرمان نبوی ﷺ ہے کہ جو آدمی اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان والی (یعنی زبان) اور دونوں پاؤں کی درمیان والی (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت مجھے دیدے اور تو وہ جنت کی ضمانت مجھ سے لے لے۔ اب آپ خود اندازہ کرلیں کہ زنا کرنے سے دنیا وآخرت برباد ہوجاتی ہے اور زنا سے بچ جانے سے جنت مل جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے تین اسرائیلیوں کا واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایک غار میں پھنس گئے تھے غار کے دروازے پر ایک بھاری پتھر آگیا تھا بظاہر نکلنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ایک نے اپنی والدہ کی خدمت کا تذکرہ کرکے اس نیکی کے وسیلہ سے دعا مانگی، غار کے دروازے والا پتھر تھوڑا سا سرک گیا دوسرے نے مزدور کو مزدوری احسن طریقہ سے دینے کا ذکر کیا کہ اس کی مزدوری سے بکریاں پال کر اس کو دے دیں اور پھر اس نیکی کے وسیلہ سے دعا کی پتھر پھر بھی سرک گیا

اور تیسرے نے کہا اس طرح عرض کیا یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی نے دعوت زنا دیا مگر میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے اسکو ٹھکرا دیا، اگر یہ عمل تیری بارگاہ میں پسندیدہ ہے تو اس غار کے دروازے کو کھول دے۔ تو غار کا دروازہ کھل گیا۔ تو معلوم ہوا کہ نیکی کا دونوں جہاں میں فائدہ ہے دنیا کی مشکلیں بھی حل ہو جائیں گی اور آخرت بھی سنور جائیگی۔ قتل وغارت، لڑائی جھگڑے اور مہلک بیماریوں میں مبتلا ہونا زیادہ تر اسی زنا کی وجہ سے ہے اسلام نے زنا کے علاوہ ان چیزوں سے بھی روکا جو زنا کا سبب بنتی ہیں۔ اس لئے اسلام نے عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے تاکہ زنا سے بچا جاسکے۔ عورتوں مردوں کا اختلاط خواہ کلبوں میں ہو، تعلیمی اداروں میں ہو، بازاروں میں ہو یا شادی بیاہ کے موقع پر ہو جائز نہیں ہے کیونکہ یہ زنا کا سبب ہے۔

آج کل بے پردگی کی وجہ سے فحاشی اور بے حیائی عام ہے اکثریت زنا کاری میں مبتلا ہے پردے کی بجائے نیم عریاں لباس میں ہماری عورتیں دندناتی پھر رہی ہیں۔ ادھر ہمارے ذرائع ابلاغ نے رہتی کسر نکال دی ہے۔ ان کے ذریعے یورپ کی بری اور گندی تہذیب کا مسلمانوں کو دلدادہ بنایا جارہا ہے۔ اب تو اخبارات کے سرورق پر نیم عریاں لباس میں خاتون کی تصویر موجود ہوتی ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے؟ سب اس بات سے واقف ہیں۔ T V . V C R . کیبل، سینما، انٹرنیٹ، تو فحاشی بے حیائی پھیلانے کے بڑے بڑے کارخانے

ہیں جن کی رینج لامحدود ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ حدیث پاک کے مطابق سود اور زنا کو عام کرنے والے، لوگوں کو زنا کے قریب کرنے والے ایسے بدبخت ہیں کہ ان کی وجہ سے پوری مسلمان قوم عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ مسلمانو! یورپ کی نہ دیکھو اللہ اور رسول کی طرف دیکھو اپنی عورتوں کو بازاروں، کلبوں اور شادی بیاہ کی زینت مت بننے دو۔ جب ایک پاؤ گوشت کو چھپا کے لے جاتے ہو کہ کہیں کوے اور چیلیں کھا نہ جائیں تو دو من کے چلتے پھرتے گوشت کو بھی چھپا لو ان کو بھی بازاری کوؤں اور چیلوں کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم دے اور ہمارے مال جان، عزت و آبرو اور ایمان کی حفاظت فرمائے۔

آمین ثم آمین۔ بحرمت سید الانبیاء والمرسلین۔

العبد المذنب ☆ حافظ عبد المجید سعیدی ریحان ☆

☆☆☆☆☆

غیبت کا بیان

غیبت کی تعریف کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے ؟لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو عرض کی گئی کہ اگر وہ برائی موجود ہے تو غیبت ہوئی ۔اور جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ اس میں موجود نہیں تو یہ اس پر بہتان ہے (مسلم) یہ ہے فرمان نبوی ﷺ سے غیبت کی تعریف ۔غیبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے۔

یَـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ الرَّحِیْمٌ o (الحجرات آیت ۱۲)۔

اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہے اور (عیبوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت (بھی) نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟تو تم اس سے (انتہائی) کراہت (محسوس) کرتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ توبہ کو

بہت قبول کرنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

قرآن مجید کے بیان کے مطابق کسی مسلمان کی غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے بیہقی شریف میں ہے حضرت ابو سعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کہ غیبت زنا سے سخت تر کس طرح ہے؟ آپ ﷺ نے کہ زانی اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے اسی بیہقی شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اپنا وضو اور اپنی نماز دہراؤ اور اپنے اس روزہ کے بدلے کسی دن کا روزہ رکھنا وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ غیبت کتنی بری چیز ہے۔ زنا کی مذمت کے بارے میں ابھی آپ نے پڑھا کہ بہت بری چیز ہے مگر غیبت زنا سے بھی بری چیز ہے ۔غیبت کرنے سے روزہ نماز اور وضو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

آج کل ہمارے معاشرے میں غیبت بہت زیادہ ہو چکی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے اس لعنت سے بچنا چاہیے۔ کسی دوسرے کو برا کہنے کی بجائے اپنے

گریبان میں جھانک کراپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں دیکھو تو خدا یاد آجائے اور اللہ کے بندوں میں سے برے وہ لوگ ہیں جو چغلی کے لیے نکلنے والے ہیں دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور پاک باز لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے والے ہیں۔

غیبت کا کفارہ: یہ ہے کہ اگر وہ شخص موجود ہے جس کی غیبت کی گئی ہے اور اگر وہ موجود نہیں ہے تو اس کے لیے استغفار کرے اور کہے یا اللہ ہمیں اور اسے بخش دے غیبت کرنے والوں کو یہ بات ذہن میں رکھ لینی چاہیے کہ غیبت کرنے سے اور دوسروں کے گناہ اپنے کھاتے میں لگتے ہیں اور اپنی نیکیاں اس کو ملتی ہیں۔ عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

تکبر کی مذمت

دوسروں کو حقیر سمجھنا اور خود کو بڑا اور اعلیٰ سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ بڑائی اللہ کی ذات کو ہی زیبا ہے کہ وہ کبیر ہے۔ انسان میں تکبر کا پایا جانا شان کبریائی کے منافی ہے۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۳۶ کا جز ہے کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا بیشک اللہ تعالیٰ مغرور متکبر کو دوست نہیں رکھتا۔

اسی طرح سورۃ حدید کی آیت نمبر ۲۳ کے ایک جز میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ہ

اور اللہ کسی اترانے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ زمر کی آیت ۷۲ کا جز ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔

مذکورہ آیات قرآنی سے اندازہ کریں کہ اللہ کے ہاں تکبر کتنی ناپسند چیز ہے۔ مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو ان میں سے کوئی چیز مجھ سے چھینے گا تو اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ متکبرین کو آدمیوں کی شکل میں چیونٹیوں کی جمع فرمائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھا جائے گی اور انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف ہانکا

جائے گا ان کے اوپر آگ ہی آگ ہوگی انہیں طینۃ الخبال نامی جہنمیوں کی گندگیوں کا نچوڑ پلایا جائے گا۔ اسی مسلم شریف میں ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ہی ان کو پاک کرے گا وہ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ، اور مفلس متکبر ہے۔

خیانت کا بیان

مالک کی اجازت کے بغیر اسکی چیز کو تصرف میں لانا اور رکھی امانت کو واپس نہ کرنا یا مکر جانا خیانت کہلاتا ہے۔ قرآن و احادیث میں خیانت کرنے والوں کے لیے سخت وعید بیان کی گئی ہے

سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۰۷ میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا ۝ بیشک اللہ پسند نہیں فرماتا ہر اس شخص کو جو بہت خیانت کرنے والا بڑا گناہ گار ہو۔

سورۃ حج کی آیت نمبر ۳۸ میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوۡرٍ ۝ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو۔

سورۃ مؤمن کی آیت ۱۹ میں ہے یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ۝ اللہ جانتا ہے خیانت کرنے والی نگاہوں کو اور جو کچھ سینوں کی چھپی باتیں ہیں۔

سورۃ انفال کی آیت نمبر ۲۷ میں یہ بھی حکم خدا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

لَاتَخُوْنُوااللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْن ٥

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔

اور حدیث نبوی ﷺ ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو اسکی خلاف ورزی کرتا ہے، اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔

خیانت کے مختلف پہلو ہیں اللہ ﷻ سے بھی خیانت ہے رسول اللہ ﷺ سے بھی خیانت ہے اور دوسرے لوگوں سے بھی خیانت ہے۔ جس کے بھی جو حقوق بنتے ہیں ان کا غلط استعمال خیانت ہے۔

اللہ کے حقوق میں خیانت: یہ ہے کہ اسکے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے حق میں خیانت یہ ہے کہ جو فریضہ مسلمانوں کے ذمہ لگایا گیا ہے اسے صحیح طریقہ سے ادا نہ کیا جائے۔ امانت میں خیانت ایک بڑا اخلاقی جرم بھی ہے اور گناہ بھی ہے۔ ہم اس نبی ﷺ کی امت ہیں جس نے پیدا ہوتے ہی اپنے بھائی کا حق نہ کھایا حضرت حلیمہ کا ایک پستان پیا اور دوسرا چھوڑ دیا کیونکہ ایک اور بھی دودھ شریک تھا جس کو کفار بھی صادق الامین کہتے تھے اور اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے تھے۔ ہجرت کی رات آپ ﷺ نے کفار کو امانتیں واپس کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر سلایا تھا۔

☆☆☆☆☆

جھوٹ کا بیان

بات کرتے ہوئے حقیقت کو چھپا کر غلط بیانی کرنے کو جھوٹ کہا جاتا ہے قرآن واحادیث میں جھوٹ کی بہت مزمت بیان کی گئی ہے۔ سورۃ زمر کی آیت نمبر تین میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ یقیناً اللہ تعالیٰ رہنمائی نہیں فرماتا اس کے جو نہایت جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔ جھوٹ سے بے شمار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹ بولنے سے دل کالا ہو جاتا ہے۔ روزی میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہیے، ہم اس نبی ﷺ کی امت ہیں جن کو کافر بھی سچا کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے جھوٹ بولنے سے سخت سے منع فرمایا تھا۔ ترمذی شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے اس سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضرت سفیان بن اسید حضری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہیں سچا جانتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔ مؤطا امام مالک اور بیہقی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول ﷺ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا گیا کہ

کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے ؟فرمایاہاں عرض کیا گیا کہ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایانہیں ۔معلوم ہوا کہ جھوٹ بہت ہی برافعل ہے جھوٹ کی عادت کو برقرار رکھتے ہوئے کوئی بھی مومن نہیں رہ سکتا۔ جب جھوٹ بولنے سے بندہ اللہ کی رحمت سے دور ہوجاتا ہےتو وہ مومن کیسے رہ سکتا ہے ۔جھوٹ منافق کی نشانی بھی ہے۔مختصر یہ کہ جب قرآن میں آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا۔ایمان کو بچانے کے لیے سچ اپناؤاور سچوں کے ساتھی بن کے رہو۔

☆☆☆☆☆

بغض وکینہ کا بیان

بے قصور آدمی کے خلاف دل میں دشمنی اور انتقامی جذبہ رکھنا بغض وکینہ کہلاتا ہے۔اس سے ایمان اور نیکی برباد ہو جاتی ہے۔سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۱ میں ہے کہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے بغض وعداوت پیدا کر دے۔معلوم ہوا کہ مومنوں کے درمیان بغض وعداوت پیدا کرنا شیطانی عمل ہے۔اور بغض وکینہ رکھنا شیطان کی پیروی کرنا ہے۔مومن کو چاہیے کہ وہ شیطان کی پیروی اوران برے اعمال سے بچے جس کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی کے خلاف بغض وکینہ پیدا ہو۔اور سورہ حشر کی آیت نمبر ۱۰ میں اللہ تعالیٰ نے یوں دعا مانگنے کے لیے کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے صاحب ایمان ہوئے معاف کر اور ہمارے دلوں میں بغض وکینہ پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے رب بے شک تو نرمی والا ہے۔حضور ﷺ نے بھی اس برائی سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شب برأت میں جن چند لوگوں کی بخشش کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ان میں ایک کینہ رکھنے والا آدمی بھی ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں ہر ایک کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے ماسوائے اس شخص کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔کہا جاتا ہے ان دونوں کو صلح کرنے تک رہنے دو۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہے یعنی پیر اور جمعرات کے روز ہر ایک کی بخشش کی جاتی ہے ماسوائے اس آدمی کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مل جائیں (مسلم شریف) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو وہ جہنم میں داخل ہوا۔

(ابوداؤد شریف۔احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے اگر تین دن گزر جائیں اور اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ جواب دے تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر وہ جواب نہ دے تو وہ گناہ لے کر لوٹا اور یہ مسلمان چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔(ابوداؤد) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رہے ۔جب اسے ملے تو تین دفعہ سلام کرے اگر وہ ہر دفعہ جواب نہ دے تو وہ گناہ لے کر لوٹا۔(ابوداؤد شریف)

☆☆☆☆☆

حسد کا بیان

ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے جس کا چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔ کسی کو کھاتا پیتا دیکھ کر دل جلانا حسد کہلاتا ہے۔ حسد بہت ہی گندی عادت ہے۔ اور کبیرہ گناہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانو یہ خیال رکھنا کہ تمہارے اندر حسد اور عداوت پیدا نہ ہونے پائے جس کی وجہ سے تم سے پہلی امتیں برباد ہو چکی ہیں۔ اور قسم ہے مجھے اس خدا کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہونے پاؤ گے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے دوستانہ محبت نہ رکھو گے اور آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ محبت کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام کرو۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہیں کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والے اور نجومی، مجھ کو ان سے اور انکو مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ عرش کے سائے تلے کھڑا ہے۔ آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا مولیٰ یہ کون ہے اور اسکا نام کیا ہے

؟فرمایا گیا اس کے نیک کام سے ہم آگاہ کر دیتے ہیں کہ اس نے کبھی کسی پر حسد نہیں کیا اور نہ ہی اس نے کبھی ماں باپ کی حکم عدولی کی اور نہ ہی کبھی کسی کی چغلی کھائی ۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھے گروہ ایسے ہیں جو اپنے گناہوں کے سبب سیدھے جہنم میں ڈال دیے جائیں گے ۔(۱) وہ امیر جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں (۲) وہ غریب جو دوسروں کے خلاف اپنے دل میں تعصب رکھتے ہیں (۳) وہ مال دار جنہیں مال و دولت پر تکبر ہوتا ہے ۔(۴) وہ سوداگر جو تجارت میں بے ایمانی کرتے ہیں ۔(۵) وہ دیہاتی جو نادانی اور جہالت میں مبتلا رہتے ہیں ۔(۶) وہ علماء جو حسد کا شکار رہتے ہیں ۔حسد بہت ہی بری چیز ہے ۔انسانی تاریخ میں سب سے پہلا ناحق خون اسی حسد کی وجہ سے ہی ہوا ۔کہ فرزند آدم نے اپنے بھائی کو موت گھاٹ اتار دیا تھا ۔قرآن مجید میں حاسد کے حسد سے پناہ مانگنے کا کہا گیا ہے ۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ۔کہ حاسد اس جہان میں اپنے برے انجام کو پہنچ جاتا ہے اور دوسروں کے لیے باعث عبرت بن جاتا ہے ۔اس سلسلے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں ایک بہت ہی عبرت ناک حکایت لکھی ہے ۔اسے پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے ۔

☆☆☆☆☆

حکایت

بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ہمیشہ بادشاہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور ہر روز اس کے سامنے کھڑا ہو کر یہی الفاظ دوہراتا کہ نیکوں کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور بدوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ انکی بدکرداری بجائے خود ان کیلئے کافی ہے اور اسکی اسی بات نے اسے بادشاہ کا منظور نظر بنا رکھا تھا ایک حاسد کی رگ جو پھڑکی تو اس نے بادشاہ کے کان میں یہ پھونک دیا (حضور والا) آپ کا وہ منظور نظر کرتا کہا کرتا ہے کہ بادشاہ کے منہ سے بدبو آتی ہے بادشاہ نے کہا تمہارے اس بیان کے درست ہونے کا کیا ثبوت ہے اسنے کہا آپ اسے اپنے ذرا قریب بٹھا کر دیکھ کر خود ملاحظہ کرلیں کہ وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے رہے گا تا کہ بدبو سے بچا رہے (بادشاہ کے کان بھرنے کے بعد) پھر وہ حاسد اس نیک آدمی کے پاس گیا اور اسے کھانا کھلایا جس میں لہسن کی بو خاصی تیز تھی اتنے میں۔ بادشاہ نے اسے بلوا بھیجا اس مرد نیک نے اس خیال سے کہ لہسن کی بو بادشاہ تک نہ پہنچ پائے واقعی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ تب تو بادشاہ کو اس حاسد کی بات کا پوری طرح یقین ہو گیا اس بادشاہ کی عادت تھی کہ اپنے ہاتھ سے خلعت وانعام کا فرمان تحریر کرنے کے علاوہ کبھی کچھ نہ لکھتا تھا لیکن اس روز انتہائی غصہ کے تحت اپنے ایک حامل کو لکھا کہ حامل فرمان ھٰذا کا سر کاٹ کر اور اسکی کھال میں بھس بھروا کر میرے پاس بھیج دو یہ حکم لکھ کر اس پر مہر ثبت کر دی اور بند لفافہ اس مرد خدا کے حوالے کر دیا وہ بادشاہ سے رخصت ہو کر وہاں سے باہر آیا تو حاسد نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں یہ کیا ہے اس نے کہا کہ خلعت کا فرمان ہے کہ حاسد نے کہا

یہ مجھے دے دو کہ مجھے اس کی ضرورت ہے اس نے وہ فرمان اس کے ہاتھ میں دے دیا حاسد اس لئے عامل کے پاس پہنچا اس نے پڑھنے کے بعد کہا کہ اس میں یہ حکم درج ہے کہ میں تمہارا سر قلم کر کے تمہاری کھال میں بھس بھروا دوں حاسد نے کہا یہ حکم کسی اور کیلئے ہے تم بیشک بادشاہ سے دوبارہ معلوم کروالو عامل نے کہا شاہی فرمان کی مکرر تصدیق نہیں کروایا کرتے یہ کہ کر حاسد کا سر قلم کر دیا وہ مرد نیک دوسرے دن بھی حسب معمول بادشاہ کی خدمت میں جا کر حاضر ہوا اور بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر وہی الفاظ پھر ایک مرتبہ دہرائے بادشاہ اسے صحیح سلامت دیکھ کر بے حد متعجب ہوا اور پوچھا وہ خط کہاں گیا اس نے جواب دیا فلاں شخص نے مجھ سے لے لیا تھا بادشاہ نے کہا یہ تو تم اس شخص کا کہہ رہے ہو جس نے مجھے بتایا تھا کہ تم میرے خلاف یوں کہا کرتے ہو وہ بولا کہ میں نے کبھی ایسے الفاظ منہ سے نہیں نکالے بادشاہ نے کہا اگر تم نے نہیں کہا تھا تو پھر تمہیں منہ اور ناک پر ہاتھ رکھنے کی کیا ضرورت تھی اس نے کہا اس لیے کہ اس حاسد نے مجھے کھانے میں اس قدر لہسن کھلا دیا تھا کہ خود میرے منہ سے بو آ رہی تھی اور میں احتیاطا منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا بادشاہ نے کہا کہ تو ہر روز کہا کرتا ہے کہ بد کردار کیلئے اس کی بدکاری بھی کافی رہتی ہے آج واقعی دیکھ لیا کہ اس بدکار کی بدیہی اس کے سامنے آ گئی دیکھ لیا حاسد نے دوسرے کو مروانا چاہا مگر خود مر گیا یہ سچ ہے کہ جو دوسروں کیلئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے آخر پا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہمیں ہر بلا سے بچائے خصوصا حسد سے بچائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

غصہ کا بیان

شدت جذبات کے اظہار کا نام غصہ ہے غصے کا جذبہ ہر انسان میں قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے غصہ جب غالب آجائے تو سخت برا اور قابل مذمت ہے غصہ کی اصل آگ ہے کہ اسکا زخم دل پر محسوس ہوتا ہے اور اسکی نسبت شیطان سے ہے کیونکہ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے آگ کا کام متحرک رہنا اور قرار آرام سے دور رہنا جبکہ مٹی کا کام آرام سے پڑے رہنا ہے۔

اور جب کسی پر غصہ سوار ہوتا ہے تو اس وقت اسکی نسبت سیدنا حضرت آدم ﷺ سے کم اور شیطان سے زیادہ دکھائی دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ ابن عمر نے جب عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی چیز ہے جو مجھے اللہ تعالی کے قہر و غضب سے بچا سکتی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ غصہ میں نہ آیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا مختصر سا کام بتا دیجئے جسے مجھے نیک انجام کی بندھ جائے فرمایا غصہ نہ کیا کرو اور جتنے مرتبہ حضرت ابن عمر نے پوچھا حضور ﷺ نے ہر سوال کا یہی ایک جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اور فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو برباد کر دیتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس نے زبان کو روکا تو اللہ تعالیٰ اسکے عیوب پر پردہ ڈالے گا جس نے غصہ کو روکا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے عذر قبول کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کسی

بندے نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے افضل کوئی گھونٹ نہیں پیا جس کو رضاءِ الٰہی کے لئے پئے۔

حضرت سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غصہ کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے مطابق کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سرداروں میں بلائے گا اور اسے اختیارات دے گا جس حور کو چاہے پسند کرلے اسلام میں غصہ بالکل حرام ہے غصہ کا بھی موقع محل ہے اپنے ذات کے خلاف کوئی ایسی بات کرے جو غصہ دلاتی ہے تو ایسی حالت میں غصہ پی جانا اور برداشت کرنا بہتر ہے اگر کھڑا ہے تو غصہ ختم کرنے کیلئے بیٹھ جائے ورنہ لیٹ جائے یا وضو میں مشغول ہو کر غصہ کی آگ کو بجھالیا کریں اگر اللہ تعالیٰ اسلام اور بانی اسلام ﷺ صحابہ کرام اولیاء کرام علمائے حقہ کے خلاف کوئی بدبخت زبان کھولتا ہے تو اس صورت میں غصہ کرنا اور اپنے ایمان کا ثبوت دینا ہے اگر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے بارگاہ رسالت ﷺ نے عرض کیا یارسول ﷺ آپ کا ہر ارشاد میں لکھ لیا کرتا ہوں تو کیا وہ ارشاد بھی لکھ لیا کروں جو غصہ کی حالت میں آپکی زبان مبارک سے نکلتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیشک لکھ لیا کرو کیونکہ مجھے قسم ہے اس خدائے بزرگ کی جس نے مجھے رسول برحق بنا کر بھیجا ہے کہ غصہ کی حالت میں بھی میری زبان سے حق کے علاوہ کچھ نکل ہی نہیں سکتا اس حدیث میں غور کریں آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے غصہ نہیں آسکتا یا مجھ میں غصہ ہے نہیں بلکہ فرمایا کہ غصہ مجھے حق وصداقت سے دور نہیں لے جاسکتا معلوم ہوا غصہ آجاتا ہے مگر اس حالت میں بندے کو حق وصداقت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے

عیب جوئی کا بیان

سورۃ الحجرات کی آیت بارہ میں ہے ولا تجسسوا اور (عیبوں کی) جستجو نہ کرو۔اس جملے میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کی برائیوں کو تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسروں کے عیب ڈھونڈنا بہت ہی برا فعل ہے۔لوگوں کی حرمت کو تجسس کے ذریعے سے پامال نہیں کرنا چاہئے کسی کی مخفی باتوں کے پیچھے پڑنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی نہایت جھوٹی بات ہے، نہ عیب تلاش کرو، نہ جاسوسی کرو نہ حرص کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ وہم بغض رکھو اور نہ دشمنی کرو۔اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن جاؤ۔

جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے رسوا کرے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (دو مرتبہ) فرمایا تقوی یہاں ہے کسی انسان کیلئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان کا خون اس کی عزت ومال دوسرے مسلمان پر حرام ہے اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ بغض رکھو نہ جاسوسی کرو نہ عیب جوئی کرو اور نہ دھوکا دو۔ اللہ کے بندو بھائی بھائی

بن جاؤ۔اور ایک روایت میں اس طرح بھی ہے نہ قطع تعلق کرو نہ ایک دوسرے سے دشمنی رکھو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ ایک دوسرے کو نہ چھوڑو اور تم میں سے کوئی دوسرے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے (مسلم شریف)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اگر تو مسلمان کی عیب جوئی کرے گا تو ان کو فساد میں مبتلا کرے گا۔اور فرمایا قریب ہے کہ تو انکو فساد میں مبتلا کرے (ابوداؤد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس کے بارے میں بتایا گیا یہ فلاں شخص ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو تجسس سے منع کیا گیا ہے البتہ کوئی بات ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو ہم گرفتار کریں گے۔(ابوداؤد)

مختصر یہ کہ جتنا ہو سکے اپنے آپکو دوسروں کے عیوب ڈھونڈنے سے بچائے اور سمجھے کہ میں بھی عیوب سے خالی نہیں ہوں کسی نے کیا خوب کہا ہے

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر   رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر   نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

☆☆☆☆☆

بدگمانی کا بیان

پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۲ میں ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۝

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

بدگمانی کی عادت بہت بری چیز ہے بغیر تحقیق کسی کے خلاف اپنے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتے رہنا نہایت بری اور گندی عادت ہے۔اللہ تعالی نے اسے گناہ قرار دیا ہے۔نبی کریم ﷺ نے بھی بدگمانی سے منع فرمایا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سراسر جھوٹ ہے نہ جاسوسی کرو نہ کسی کو جاسوسی کرنے دو (ابن ماجہ) معلوم ہوا بدگمانی نہایت بری چیز ہے بدگمانی سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے روکا ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ بدگمانی سے بچیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔

☆☆☆☆☆

چغل خوری کا بیان

چغل خوری (لگائی بجھائی اور غمازی کرنا) انتہائی بری عادت ہے۔ چغل خور ایک آدمی کی بات دوسرے تک پہچا کر لڑائی کرا دیتا ہے چغل خور، بد دیانت اور بد نیت اور خائن ہوتا ہے۔ جو بد بخت کافر، حضور ﷺ کو مجنوں کہتا تھا سورۃ القلم میں اس کے دس عیب بیان کیئے گئے ہیں ان میں سے ایک عیب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بنمیم یعنی وہ چغل خور بھی ہے۔ اسی طرح سورۃ الھمزہ کے شروع میں ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ یعنی تباہی ہے ہر طعن زن پسے پشت لوگوں کی عیب جوئی کرنے والے کے لیے اسی طرح رسول پاک ﷺ نے بھی چغل خور کے لیے سخت وعید بیان کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چغل خور کبھی بہشت میں نہیں جائے گا اور فرمایا کہ تمہیں ایک خبر سناؤں کہ تم میں سے بدترین آدمی کون ہے؟ (سو یاد رکھو کہ) بدترین آدمی وہ ہے جو لگائی بجھائی کرتا ہے جھوٹ سچ ملا کر ادھر ادھر بتاتا پھرتا ہے اور لوگوں کو باہم بدظن کرنے اور ایک دوسرے کو رنجیدہ کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کی تخلیق کی تو اس سے پوچھا کہ کچھ کہنا چاہتی ہو تو اس نے عرض کیا نیک بخت ہے جو میرے اندر داخل ہو حق تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ (بد بخت) اشخاص تیرے اندر نہیں جانے دوں گا، نمبر ا۔ شراب نوش نمبر ۲۔ زانی جو زنا کو عادت بنالے۔ نمبر ۳۔ چغل خور۔ نمبر ۴۔ ریوث۔ نمبر ۵۔ عوان۔ نمبر ۶۔ مخنث۔ نمبر ۷۔ قطع رحمی۔ نمبر ۸۔ جو کہے کہ میں نے خدا سے وعدہ کرلیا ہے کہ ایسا نہ کروں گا اور پھر کرنے لگے (یا یہ کہ آئندہ ایسا کرتا رہوں گا اور

پھر نہ کرے) حدیث میں ایک حکایت موجود ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک دفعہ سخت قحط پڑ گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی تمام امت سمیت دعائے بارش کے لیے پہاڑ پر گئے لیکن تین مرتبہ جانے کے باوجود قبولیت کی نوبت نہ آنے پاتی تھی۔ آخر موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ تمہارے درمیان ایک چغل خور موجود ہے اس کی وجہ سے تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا بار خدا وہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں چغل خوری سے منع کرتا ہوں تو خود یہ کیوں کر سکتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے تمام امتیوں سے فرمایا کہ سب کے سب توبہ کرو کہ آئندہ کسی کی چغل خوری نہیں کریں گے ۔اور جوں ہی سب نے توبہ کی اسی وقت بارش آ گئی۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ روایت ہے کہ ایک شخص کو کسی ایسے دانا کی تلاش تھی جو اس کے (سات) سوالوں کے جوابات دے سکے۔ آخر سات سو میل کا سفر طے کرنے کے بعد اسکی ملاقات ایک دانا سے ہو گئی اور اس نے پوچھا کہ (۱) آسمان سے زیادہ وسیع و فراخ کون سی شئی ہے؟ (۲) زمین سے وزنی کون سی چیز ہے؟ (۳) کوئی ایسی شئی بھی ہے جو پتھر سے سخت تر ہو؟ (۴) کون سی چیز ہے جو آگ سے زیادہ گرم ہے؟ (۵) زمہریر سے سرد تر کون سی چیز ہے؟ (۶) دریا سے زیادہ تونگر کسے کہا جاتا ہے؟ (۷) وہ کیا چیز ہے جو یتیم سے زیادہ خوار ہو؟ دانا مرد نے بالترتیب یہ جوابات دیے (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات آسمان سے فراخ تر ہے (۲) بے گناہ پر تہمت لگانا زمین سے گراں تر ہے (۳) کافروں کا دل پتھر سے سخت تر ہے (۴) حسد کی جلن

آگ سے گرم تر ہے (۵) عزیز واقارب کی حاجت روائی نہ کرنے والا زمہریر سے سرد تر ہے (۶) صابر کا دل دریا سے زیادہ تونگر ہے (۷) وہ چغل خور جو لوگوں میں بد نام ہو یتیم سے زیادہ خوار ہے۔

یاد رہے کہ چغل خور اور غماز کا برپا کیا ہوا شر بہت ہی زبردست ہوتا ہے بعض اوقات نوبت خون خرابے تک پہنچ جاتی ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کی ایک حکایت لکھی ہے آپ لکھتے ہے۔

حکایت: ایک شخص اپنے غلام کو فروخت کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ کہہ رہا تھا کہ اس میں ایک کے سوا اور کوئی عیب نہیں ہے کہ یہ چغل خور اور شر انگیز ہے۔ ایک خریدار نے کہا کوئی بات نہیں میں اسے خریدتا ہوں (اور خریدار لے گیا) ایک دن اس غلام نے مالک کی بیوی سے کہا کہ کیا کہوں مالک کو تیرے ساتھ محبت نہیں رہی اور وہ ایک کنیز خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہر حال تم فکر نہ کرو اور جب وہ سو جائے تو اس کے حلق کے نیچے سے استرے سے چند بال اتار کر مجھے دیدینا تو میں ایسا جادو کرونگا کہ وہ تجھ پر فریفتہ ہو جائے گا۔ ادھر مالک کو جا بھڑکایا کہ تمہاری بیوی بے وفا ہے کسی اور پر مرتی ہے اور تمہارے قتل کے درپے ہے اگر آزمانہ چاہتے ہو تو ابھی جھوٹ موٹ سو جاؤ تو قصے کی حقیقت تمہیں معلوم ہو جائیگی۔ وہ مرد ایسے لیٹ گیا جیسے سویا ہوا ہو۔ عورت جھٹ سے استرا لے آئی اور بال کاٹنے کے۔ لیے اس کی داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ دیکھ ہی رہا تھا سمجھا اب قتل کیے بغیر نہ رہے گی پس جھپٹ کر فوراً اٹھا اور اسی استرے سے عورت کو موت کے گھاٹ اتار دیا عورت کے رشتہ داروں کو پتہ چلا تو

انہوں نے آکر اس مرد کا کام تمام کر دیا اور پھر تو خون ریزی کا ایک سلسلہ چل پڑا۔
حضرت مصعب بن الزبیر کہتے ہیں میرے نزدیک چغلی سننا چغلی کرنے سے بدتر ہے کیونکہ چغل خور کا مقصد بھڑکانا اور اکسانا ہوتا ہے اور سننے والا اس سے متاثر ہوتا ہے لا محالہ اسے چغلی کرنے کی اجازت دیتا ہے (گویا یہ اس کی حوصلہ افزائی ہوئی) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب چغل خور کسی کو چغلی لگائے تو سننے والے کو چھ امور پر عمل کرنا چاہیے (۱) اس پر فی الفور یقین نہ کر بیٹھے، کیونکہ جو کچھ بتایا جارہا ہے وہ بہر حال چغلی ہے اور بتانے والا چغل خور، اور چغل خور کا فاسق ہونا ظاہر ہے اور اللہ کا حکم ہے فاسق کی نہ سنو۔ (۲) چغلی کرنے والے کو نصیحت کرے کہ وہ گناہ سے باز رہے کہ نہی عن المنکر یہی ہے۔ (۳) چغل خور کو حق تعالی کے لیے دشمن سمجھے کہ چغل خور سے دشمنی فرائض میں سے ہے (۴) چغلی سننے والا بدگمانی کا شکار نہ ہو کہ بدگمانی خود حرام کام ہے۔ (۵) چغلی سننے والا تجسس میں بھی نہ پڑے کہ اس سے منع کیا گیا ہے (۶) جو بات اپنے لیے پسند نہیں اسے دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرے اور اس کی چغلی کا حال بھی دوسروں سے مت کہے۔

مذکورہ بیان سے اندازہ ہو گیا کہ چغلی کرنا اور سننا کتنی بری بات ہے۔ چغلی سننے اور کرنے سے اپنے آپ کو بچایئے اور اسلامی معاشرہ کا اچھا فرد بننے کی کوشش کیجئے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

☆☆☆☆☆

ظلم کا بیان

ظلم کا اصطلاحی مطلب ناجائز سختی اور زیادتی کرنا ہے اسلام مخلوق خدا پر مہربانی اور نرمی کرنے کا درس دیتا ہے۔ ظالم آدمی دوسرے پر خواہ مخواہ سختی کر کے اس کا حق کھاتا ہے۔ اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے اور اسے گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے

پارہ نمبر ۳۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۲۷۰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

پارہ نمبر ۳۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸۶ میں ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

پارہ نمبر ۴۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۴۰ میں ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پارہ نمبر ۶۔ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۸ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ٥

اللہ ﷻ پسند نہیں فرماتا بری بات کا آشکارا کرنا مگر اس شخص سے جس پر ظلم کیا گیا اور بہت سننے والا بے حد جاننے والا ہے۔

صابروں کو آزمانے کے لئے اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب کسی کا ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فوراً اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے گویا کہ ظلم کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ذلیل و خوار

کر دیتا ہے۔ ظلم آخر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ ہر ممکن کوشش کریں کہ کسی پر ظلم نہ ہونے پائے۔

ظلم کے بارے میں قرآنی آیات کی طرح بے شمار احادیث نبویہ ﷺ ہیں۔ مسلم شریف میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا۔ بخاری شریف میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب (مقام) حجر (جہاں ایک ظالم قوم آئی تھا) کے پاس سے گزرے تو فرمایا نہ داخل ہونا ان لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ مبادا تمہیں بھی وہی عذاب پہنچے جو انہیں پہنچا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سر کو جھکا لیا تیزی سے چلنے لگے اور وادی سے گزر گئے۔ بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو، آبریزی کر کے یا کسی اور طرح تو اس روز سے پہلے اس سے معاف کرا لے جب کہ اس کے پاس دینار ہوگا نہ درھم اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو اس ظلم کے برابر اس سے لے لیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درھم و دینار اور مال متاع نہ ہو پھر فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز روزے اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ اور کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا۔ کسی کو پیٹا ہوگا۔ پس

اس نیکیاں ان کو دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں سب کے حقوق پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔ مسلم شریف میں ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی جس کا ترجمہ ہے، تمہارے رب کی پکڑ اسی طرح کی ہے جب اس نے بستی والوں کو پکڑا اور وہ ظالم تھے۔ ترمذی شریف میں حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ برا بندا وہ ہے جو اپنے آپ کو اونچا سمجھے اکڑ دِکھائے اور خدائے بزرگ و برتر کو بھول جائے۔ برا بندا وہ ہے جو ظلم و زیادتی کرے اور خدائے جبار و اعلیٰ کو بھول جائے۔ لہو ولعب میں پھنسا رہے۔ اور قبروں کے گل جانے کو بھول جائے۔ برا بندا وہ ہے جو غرور کرے اور حد سے بڑھ جائے اور اپنی ابتداء و انتہا کو بھول جائے۔ برا بندا وہ جو دنیا کو دین کے ذریعے دھوکا دے۔ برا بندا وہ ہے جو دین کو شبہات سے بگاڑے۔ برا بندا وہ ہے جس کو طمع کھینچتی پھرے۔ برا بندا وہ ہے جس کو نفسانی خواہش گمراہ کرے۔ برا بندا وہ ہے جس کو خواہشات ذلیل کر دیں۔ بیہقی شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گناہوں کے دفتر تین طرح کے ہیں۔ ایک دفتر والوں کو نہیں بخشے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ دوسرے دفتر والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا جنہوں نے بندوں پر ظلم کیا ہوگا یہاں تک کہ ایک کا دوسرے سے بدلہ لیا جائے گا۔ تیسری جس کی

اللہ کو پروانہیں کہ وہ بندوں کا ظلم ہے اور وہ بندوں اور اللہ کے درمیان ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے درگزر کرے۔ بیہقی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا۔ ظالم نہیں نقصان کرتا مگر اپنی جان کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم ظالم کے ظلم کے باعث تو بٹیریں بھی اپنے گھونسلوں میں دبلی ہو کر مرجاتی ہیں۔ اسی بیہقی شریف میں ہی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اس کا حق لینے سے نہیں روکتا۔ بخاری اور مسلم میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو ایمان لائے اور وہ اپنے ایمانوں میں ظلم نہیں ملاتے، تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس پر بہت پریشان ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کون ہے جو اپنی جانوں پر ظلم نہیں کرتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بات یوں نہیں ہے۔ کیا تم لقمان کا قول نہیں سنتے کہ اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے، اور اس روایت میں وہ بات نہیں جو تمہارا خیال ہے بلکہ وہ بات ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی تھی۔ بیہقی میں ہے حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جو ظالم کا ظلم جانتے ہوئے ظالم کو تقویت دے تو ایسا آدمی اسلام سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

وعدہ خلافی کا بیان

جب بھی کسی سے جائز کام کا وعدہ کیا جائے تو اسکا پورا کرنا دینی اخلاقی فرض ہے۔اس سے معاشرے میں بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے وعدہ خلافی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔سورۃ بقرہ میں بنی اسرائیل کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَاِيَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ اور پورا کرو میرے عہد کو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور مجھ سے ہی ڈرو۔سورۃ المائدہ کے شروع میں ہے یٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹۱ میں ہے وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا ۔اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم عہد کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد انہیں نہ توڑو۔سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۴ میں ہے۔وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے متعلق پوچھا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اپنے راست باز اور اچھے بندوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ وہ اپنے وعدے پورے کرنے والے ہیں ۔سورۃ بقرہ میں ہے وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا اور جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔اور اسی طرح سورۃ المؤمنون میں ہے وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی نگہبانی کرتے ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔حضرت

عبداللہ بن مسعود ﷜۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر وعدہ شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا یہ فلاں شخص کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر عہد شکن کیلئے قیامت کے دن اسکی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جو اسکی وعدہ خلافی کے مطابق بلند کیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار عادتیں جس شخص میں ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس میں اس میں سے ایک عادت ہو اس میں منافق کی ایک علامت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں قیامت کے دن تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا۔ وہ جس نے میرے نام پر وعدہ کر کے توڑ دیا۔ وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی کو اجرت پر رکھا (مزدور بنایا) اور اس سے پورا کام لیا لیکن اس کو مزدوری نہ دی (بخاری شریف) اسی طرح حضور ﷺ اپنی مشہور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ جو اپنے وعدے اور قول و قرار کا خیال نہیں کرتا اس میں دین نہیں ہے۔

دھوکہ بازی کا بیان

دھوکہ بازی اسلام میں حرام اور کبیرہ گناہ ہے جس کی سزا جہنم ہے اصلی چیز کو نقلی کیساتھ بیچنا سراسر اسلام کے منافی ہے چیز میں ملاوٹ کر کے بیچنا اور ڈھیر اس انداز سے بنانا کہ نیچے ردی مال ہو اور اوپر خالص مال ہو توڑے اور بوری وغیرہ میں نیچے اور سائیڈوں اور منہ کی جانب درست مال اور درمیان میں ردی مال رکھ کر فروخت کرنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا چیز کا عیب نہ بتانا اور غلط چیز کو صحیح ثابت کرنے کیلئے قسمیں کھا کر اعتبار دلا کر فروخت کرنا ناجائز ہے قسم اٹھا کر چیز تو بک جائے گی مگر برکت اُڑ جائے گی۔

بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دھوکہ بازی سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ نمبر ۱، دھوکہ باز۔ نمبر ۲، بخیل۔ نمبر ۳، احسان جتانے والا۔ (کنز العمال)

اس کنز العمال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان ضرر پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسکو مشقت میں ڈالے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ

نبوی ﷺ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس سے سودا کرو اسے کہہ دو کہ دھوکہ بازی نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ،مسلمان عزیز و محترم ہے مگر فاسق اور دھوکہ باز مکار اور بد بخت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں ڈالا آپ ﷺ کی انگلیاں تر ہو گئیں آپ ﷺ نے فرمایا اے غلہ والو یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس پر بارش ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اسے غلہ کے اوپر کیوں نہیں کیا تا کہ لوگ اسے دیکھتے۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں سے ہے۔

☆☆☆☆☆

لالچ کا بیان

یہ یادرکھنا چاہئے کہ روزی کا میسر آنا حرص وطمع پر منحصر نہیں ہے بلکہ روزی پہلے سے مقدر ہو چکی ہے جولازما مل کر رہی گی۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مغموم واداس پایا رتو فرمایا کہ دل پرغم واندوہ کا بوجھ کیوں ڈالتے ہو؟ تمہارے لیے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ تمہیں بہرحال مل جائیگا اور جوروزی تمہاری تقدیر میں لکھی جاچکی ہے وہ تمہیں پہنچ کر رہے گی۔

اس لئے زیادہ کا لالچ کرنا اچھی بات نہیں ہے نفس لالچ تو کرتا ہے مگر اسکونہیں اللہ کے فیصلے کو دیکھنا چاہئے اور لالچ نہیں کرنی چاہئے۔

بخاری شریف میں ہے اس حدیث کے حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسکی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ۔ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔

مسلم شریف کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بوڑھے کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے وہ دنیا کی محبت اور لمبی عمر ہیں۔

دنیا کی مثال سانپ کی طرح ہے جس میں زہر بھی ہوتا ہے اور اسکا تریاق بھی اسی میں ہوتا ہے۔

حرص ولالچ انسان کو بے شمار مصائب وآلام میں مبتلا کر دیتا ہے ۔اسلام نے اس بارے میں جو حد مقرر کی ہے اسی میں رہنا چاہئے ۔ دنیا کی حقیقت کے بارے میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت میں ایک حکایت لکھی ہے جو باعث عبرت ہے۔ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حکایت

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں آپ نے قبول فرمالیا اور دونوں دریا کے کنارے کنارے سفر پر چل پڑے اور ایک اور دریا کے کنارے جا پہنچے تین روٹیاں اس کے پاس تھی ایک ایک دونوں نے کھالی اور ایک روٹی بچ رہی ۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام تھوڑی دیر کیلئے کسی طرف کو چلے گئے جب واپس آئے تو وہ روٹی انہیں دکھائی نہ دی اس شخص سے پوچھا کہ روٹی کون لے گیا ؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں خیر وہاں سے چل دیے راستے میں ایک ہرن دو بچوں کے ساتھ آتا ہوا دکھائی دیا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو آواز دی وہ نزدیک چلا آیا تو اسے ذبح کر کے اسی وقت بھونا اور دونوں نے سیر ہو کر کھایا۔ تب فرمایا کہ زندہ ہو جا وہ ہرن پھر سے زندہ ہو گیا اور چلا گیا۔ پھر اس شخص سے آپ نے پوچھا تجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے تجھے معجزہ دکھایا کہ وہ روٹی کیا ہوئی ؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر آگے چلے گئے ۔ آپ نے پھر قسم دیکر پوچھا کہ روٹی کہاں گئی ؟ اس نے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ آگے گئے جہاں ریت ہی ریت

جمع تھی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تمام ریت جمع کر کے فرمایا اے ریت کے ڈھیر سونا بن جا دیکھتے ہی دیکھتے سونا بن گیا۔ آپ علیہ السلام نے اسکے تین حصے کیے اور فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہے، دوسرا حصہ تیرا ہے اور تیسرا حصہ اس کا ہے جس کے پاس روٹی ہے۔ یہ سن کر وہ بول اٹھا کہ وہ روٹی میرے پاس ہے۔ آپ نے تینوں ڈھیر اسکو دے دیئے اور اسے وہیں چھوڑ کر آپ آگے روانہ ہو گئے۔ اتنے میں دو آدمی اس شخص کے پاس سے گزرے۔ سونے کا ڈھیر دیکھ کر ان کی نیت خراب ہو گئی اور چاہا کہ اس کا کام تمام کر دیں، وہ بولا مجھے کیوں مارتے ہو، آؤ تینوں ایک ایک حصہ بانٹ لیں۔ وہ مان گئے اور کہنے لگے کچھ کھانے کے لیے تو خرید لاؤ۔ وہ شخص کھانا لینے چلا گیا۔ راستے میں اپنے دل میں کہا کہ یہ اندھیر ہے کہ یہ دونوں آدمی مفت میں اتنا سارا مجھ سے ہتھیا لیتے ہیں۔ کیوں نہ کھانے میں زہر ملاتا لاؤں کہ کھاتے ہی مر جائیں اور میرا سارا مال میرے پاس رہے۔ ادھر ان دونوں نے صلاح کی کہ ہمیں کیا پڑی ہے کہ اسکو ضرور حصہ دیں۔ اسکے واپس آتے ہی اسے مار ڈالیں اور خود سارا مال بانٹ لیں۔

چنانچہ وہ کھانے میں زہر ملا کر آیا۔ اس کے آتے ہی اس کو مار ڈالا۔ اور کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے زہریلے کھانے سے وہ بھی مر گئے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام واپس اسی جگہ پر تشریف لائے دیکھا کہ سونا تو اسی طرح پڑا ہے مگر اسکو چاہنے والے تینوں ڈھیر ہوئے پڑے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ ہے مال کی لالچ اور اسکی محبت کا انجام۔

ہمیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ اس دنیا نے کسی سے بھی وفا نہیں کی۔ سب ہی دنیا کا مال دنیا ہی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو اس بے وفا کی اتنی طلب ہم کیوں کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ دنیا کے فتنہ سے ہر ایک کو بچائے اپنی رضا اور حضور ﷺ کی خوشنودی عنایت فرمائے۔

آمین ثم آمین

جو آدمی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے مجھ ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں ضرور شریک کرے۔

وما توفیقی الا باللہ................گر قبول شدز ہے نصیب۔

خاک راہ طیبہ

☆حافظ عبد المجید سعیدی ریحان☆

حسین آباد حویلی نصیر خان روڈ لودھراں

مکتبہ مہریہ کاظمیہ ملتان کی دیگر مطبوعات

